الحمد لله

طالبان حق کو نوید کہ یہ نفیس کتاب مبارک مستطاب

ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ

جسمین

دس فرقون کا رد ہے

جو مانع راہ خدا ہین اور مستند حدیثون سے

بحث اعمال قبیحہ کی مذمت مین

اور روشن و عام فہم باتون سے سلیس زبان مین

سچے عقیدونکی ہدایتین

ہین تالیف شریف

حضرت جامع الفضائل قامع الرزائل تاج المحققین سراج المدققین

حضرت مولٰنا مولوی محمد نقی علیخان صاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی تغمدہ اللہ تعالیٰ بغفرانہ و اسکنہ علی جنانہ

بفرمائش ابن المصنف

عالم اجل و فاضل اکمل علامہ زمان فہامہ دوران جناب مولوی احمد رضا خانصاحب سلمہ المولی القوی

مطبع صبح صادق سیتاپور مین طبع ہوئی

فہرست کتاب مستطاب ہدایۃ البریہ کہ مشتملست بر ہدایت دہ فرقہ

زمان و زمین و مکان و مکین کا خالق و فاعل خدا ہی احد ہے

جسے انبیا و اولیا و علما و فضلا کافہ انام کی رہنمائی کو پیدا کیا ازانجملہ مولانا بالفضل والمعنا
عالم علوم منقول و معقول واقف فروع و اصول مولوی محمد نقی علیخان جو جم مین کہ نجلی یادگار رسالہ

ہدایۃ البریہ

۱۲۹۸ھ

حسب فرمایش عالم باعمل فاضل اجل ماہر علوم خفی و جلی محقق حقائق صوری و معنوی
افتخار دوران مولوی احمد رضا خان خلف اکبر مصنف مغفور باہتمام سید محمد جعفر حسین مہتمم و منیجر چھاپہ خانہ

شہر خوشنما تابا منبع مطبع صبح صادق مین چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتب والحکمۃ وان
کانوا من قبل لفی ضلال مبین پس از حمد ونعت واضح ہو کہ اس زمانۂ پر آشوب مین ایک
عالم حدود شرع سے تجاوز اور اوسمین مداخلت بیجا کرتا ہے ہر جاہل کا عقیدہ جدا
اور عمل کا طریقہ نیا ہے خصوصاً دس فرقون نے عجب طرح کا فساد برپا کیا ہے لہذا
فقیر سراپا معصیت **محمد نقی علی محمدی حنفی** بریلوی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی الحفی
الوفی بنظر خیر خواہی ونصیحت برادران دینی یہ چند کلمات مسماتہ بہ **ہدایۃ البریۃ الی
الشریعۃ الاحمدیہ** علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اونکی خدمت مین گذارش کرتا ہے
اگر پسند فرماوین عاجز کے حقمین دعاے خیر کرین اور جو ناگوار طبع ہو معذور رکہین
کہ باوجود قدرت ازالہ منکرات شرعیہ واجب اور بخوف ولحاظ خلق اخفاے حق
سخت نامناسب سوا اسکے حق گو بظاہر تلخ ہو نفع سے خالی نہین واللہ الموفق وبہ نستعین
فرقۂ اولی نے اپنی عقل ناقص کو امام بنایا ہے اور اپنے زعم فاسد مین عقل کل
بن بیٹھا ہے مسئلہ جبر وقدر اور مشاجرات صحابہ اور اونکی امثال مین دخل بیجا اور
آیات متشابہات واحکام غیر معقول المعنی اور خدا کی باریک حکمتون اور اسرار
مین جنکا سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہین فکر بیہودہ کرتے ہین اور جو بات سمجہہ مین

نہین آتے اوس سے صاف منکر ہوجاتے ہین ہرچند عقل مدار تکلیف اور انسان
و دیگر انواع حیوان ہین مابہ الامتیاز ہے مگر افراد انسانیہ اوسمین متفاوت عقل انبیا
علیہم السلام عقل عوام سے بالبداہتہ ازید و اکمل ہے بلکہ عوام مین بہی تفاوت
ہین خصوصا جب اوسکی ساتہہ علم و تجربہ بہی حاصل ہو ایسے شخص کی بات دوسرے
واجب التسلیم اور اوس کام مین دخل دینا فضول سمجھتے ہین لہذا طبیب کے کہنے پر
بلا دریافت مزاج و خاصیت دوا اور بدون تشخیص مرض بے تامل عمل کرتے ہین اسیطرح
نور نبوت کے حضور سر جہکاوین جو ارشاد ہو بےچون وچرا بجالاوین اپنی عقل کو دخل
نہ دین اور جو نہ بتایا اوسکی فکر مین نہ پڑین کہ نہ بتانا ہی حکمت ہے گو سمجہہ مین نہ آوے
وہ حکیم مطلق ہے فضول و عبث گو اوسکے سراپردۂ حکمت کے پاس گذر نہین واللہ
یعلم وانتم لا تعلمون کس تصریح سے فرماتے ہین ہم جانتے ہین اور تم نہین جانتے
اسی جگہہ سے کہتے ہین لا ادری آدہا علم ہی والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ
کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب یہہ آیت صاف صریح خبر دیتی ہے کہ دانشمند
ایسی باتون مین جو شرع نے نہ بتائین خوض نہین کرتے اور اونہین اس حیثیت سے
کہ مولی کی باتین ہین مانتے ہین اگرچہ عقل اونکی حقیقت نہ دریافت کرے شیطان
نے حکم الہی مین دخل دیا کہ آدمی خاک اور مین آگ سے پیدا ہوا مجہے اوس کے
سامنے جہکنا زیب نہین دیتا اوس حال کو پہونچا علما فرماتے ہین احکام غیر معقول
المعنی مین کچہہ حکمت نہو یہی کافی ہے کہ کون بندہ خالص ہمارا حکم اس نظر سے کہ
ہمارا حکم ہے مانتا ہے اور کون سرکش متمرد شیطان کی طرح چون وچرا کرتا ہے
جس نے عقل کو مدار شرع ٹہیرایا کہ جس بات کو عقل اوسکی نہ پہونچے شک اور
تردد کو جگہہ دے وہ بندۂ عقل اور شیطان کا ساتہی ہے توحید و رسالت کے
دلائل دیکہے اور خدا و رسول پر یقین کامل حاصل کرے اوسوقت کوئی شک
اور تردد نہ رہے گا اور جو کچہہ پیغمبر نے مالک حقیقی کی طرف سے پہونچایا بے تردد
و تشویش قبول کریگا جس عامی کا ایمان ناقص اور خدا و رسول پر یقین کامل

نہین شیطان اوسے سادہ لوح اور احمق پاکر مسئلہ جبر وقدر وآیات متشابہات
وحقیقت روح وعدد موکلان دوزخ ومشاجرات صحابہ ونسخ سرور می خمار کے بہید
اور اسی قسم کے احکام واسرار کے خوض مین مبتلا کرتا ہے تا الحاد وزندقہ وجبر وقدر
وخروج ورفض وتشبیہ وتعطیل کی گھاٹی مین ہلاک کرے وہ نادان اوسکے دام
فریب مین آکر ان باتونمین فکر بیہودہ کرتا ہے پھر تو یہہ ہے جب کوئی صفت انسانی
سمجھہ مین نہین آتی کہتا ہے صانع کے کمال مین شک نہین گومین بدون اسکے
کہ مدت تک اوسکی شاگردی کرون اور شروع سے حسب قاعدہ سیکھون حقیقت
اس صنعت کی کماینبغی نہین دریافت کرسکتا اور اسرار شرعیہ کی نسبت اسقدر اعتقاد
بہی گوارا نہین جو اسرار شریعت وحقایق طریقت علما ومشایخ نے ہزار ریاضت
وتخلیہ کے بعد حاصل کیے باین عقل ودانش بلا محنت ومشقت سمجھا چاہتا ہے
اور اونکے ساتھہ ایسے امور مین بہی کہ اولیاے امت ومجتہدین ملت کو دم
مارنے کی مجال نہین دست اندازی کرتا ہے اگر شوق ادراک ہے علوم دین کے
تحصیل مین کوشش اور مجاہدہ وریاضت مین سعی کر اوس سے بہت بہید منکشف
ہوجاوینگے اور جو قابل انکشاف نہین اونکی نسبت یہہ اعتقاد جم جاویگا کہ یہہ اسرار
میری سمجھہ سے ورا ہین یہہ کیا ضرور ہے کہ خدا کی سب بہید اور اوسکے سب احکام
کے اسرار مجہے معلوم ہوجاوین بلکہ نہ معلوم ہونا ضرور ہے ورنہ علم الہی سے
ایکطرحکی مساوات لازم آوے حضرت موسی علیہ السلام جیسے جلیل القدر
پیغمبر افعال خضر اور اقوال چوپان کے حقیقت کو نہ پہونچے ہر کس وناکس خدا کے
سب افعال واحکام کے بہید کب سمجھہ سکے جو میوہ حضرت مریم کو عطا ہوا زکریا
علیہ السلام کے زبان تک مزا اوسکا نہ پہونچا اور جو سر ابو البشر ع پر ظاہر ہوا
ملائکہ کرام باوجود تجرد نام اوس سے آگاہ نہ ہوے آخر بہزار عجز قصور فہم کا اعتراف
کیا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم العزیز اوسکی ادنی مخلوق مین
اسقدر عجائب وغرائب اور حکمتین اور اسرار مودع ہین کہ نفوس قدسیہ اور

عقول کاملہ کہ ظلمات مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہین ادراک سے قاصر
اور دانایان عالم اور عقلاے جہان اونکے دریافت مین عاجز ہے زہے
صنع نہان و آشکارا ✦ کہ کس را خبر خموشی نیست یارا ✦ چیونٹی جسے تو اضعف
مخلوقات اور احقر موجودات جانتا ہے بزبان حال کہتی ہی لے غافل نقاش
ازل کے حکمت و صنعت مجھمین دیکھہ کہ مجھسے ناچیز کو باوجود صغر جثہ ہاتھہ پاون عنایت
کیئے اور اس چھوٹے سر مین بہت غرفے بنائے کسی مین قوت ذایقہ اور کسی مین
باصرہ رکھی اور جو چیزین تحصیل غذا اور اکل و ہضم کے لیئے درکار ہین سب عنایت
فرمائین وہ ناک مجھے دی کہ دور سے ہر چیز کی بو سونگھہ لیتی ہون اور وہ قدرت
مجھے بخشی کہ جس جگہہ تو کھانا رکھتا ہے پہونچکر بفراغ خاطر نوش کرتی ہون تو
زراعت کرتا ہے مین کھاتی ہون تو نفیس کھانے پکاتا ہے مین نوش فرماتی ہون
تو تمام عالم کو اپنے لیئے مخلوق جانتا ہے اور مین کہتی ہون خدا نے تجھسے مخلوق
بے نظیر کو میری خدمت کے لیئے پیدا کیا اسیطرح ہر مخلوق اوسکی صفت و ثنا کرتی ہے
اور کمال صنعت و حکمت کی گواہی دیتی ہے مگر سننے والا اور سمجھنے والا کہان وہ خود
فرماتا ہے وان من شئی الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقھون تسبیحھم ایک ہری لکڑی سے
آگ نکلتی ہے اور باوجود حرارت و یبوست طبعی اوسے خشک نہین کر سکتی اور
باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے جذب مقناطیس و اسہال سقمونیا کے سبب مین سب
عقلا حیران اور شمع و پروانہ و گل و بلبل کے معاملے مین ایک عالم متحیر عقل کیا
چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتین اور اوسکے سب احکام کے بھید کما ینبغی دریافت
کر سکے عقل کا کام ان احکام مین یہہ ہے کان لگا کر سنے کیا حکم آتا ہے اور
طریق تعمیل کیا ہے نہ یہہ کہ کیون حکم دیا اور اسمین کیا فایدہ ہے جو خوان نعمت
پاوے اور اس فکر مین پڑے یہہ کھانا کسطرح اور کس جگہہ اور کس برتن
مین پکا یہانتک کہ لوگ کھا جاوین اور وہ مونہہ دیکھتا رہ جاوے اوس سے زیادہ
احمق کون ہے ع زین خرد بیگانہ می باید شدن ✦ دست در دیوانگی باید زدن

آزمودم عقل دور اندیش را + بعد ازین دیوانہ خوانم خویش را + اظہر اشیا اپنی
ذات وصفات ہین اور علم اونکا حضوری مگر حقیقت و ماہیت اونکی عوام کو معلوم نہین
ہوتی بلکہ اکابر علما نیران نے بھی تجدید اعیان عمر سمجھی ہے عیان نیستند کہ چرا
آمدم کجا بودم + دریغ و درد کہ غافل ز کار خویشتنم + بھلا جس عقل پر اعتماد کرتا ہے
اوسکی حقیقت بتا کیا ہے جب وہ اپنی حقیقت نہین جانتی خدا کی باریک حکمتین کب
جانیگی خواجہ ابو القاسم فرماتے ہین جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب مین مبتلا
ہے کہ کچھ نہین جانتا اور آپکو دانا سمجھتا ہے خصوصاً امر دین مین اوسے حاکم ٹھیرانا
اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نکرے نہ ماننا حکم شاہی بدون منظوری اوسکے
ادنی نوکر کے رد کرنا ہے عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا اور رسول مین دخل دے ے
مصطفے اندر میان انگہ کسے گوید بعقل + آفتاب اندر جہان انگہ کسے جوید سہا +
صوفیہ کرام فرماتے ہین مراد عقل اول سے جسکی نسبت اول ما خلق اللہ العقل وارد
حقیقت محمدی اور روح مبارک اوس جناب کے ہے کہ عالم قدس مین مربی
ارواح تہے اور جوہر بدن سے متعلق ہوکر ہدایت وارشاد عالم مین مشغول ہوئے
پس عقول انسانیہ اس عالم اور اوس عالم مین اوسی سے فیض حاصل کرتی
ہین جیسے ذرے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ چمکتی ہین اور ظاہر کہ عکس اصل
سے معارض نہین ہوتا اسلیئے ہزارون عقلا نور نبوت کے معارضے سے عاجز آئی
وہب بن منبہ کہتے ہین ہینے اکہتر کتابون مین لکھا دیکھا کہ عقل سارے جہان کی
عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا ریگستان دنیا سے
اور جس طرح حکم الہی اور ارشاد نبوی مین چون و چرا بیجا ہے اسیطرح بعض آیات
واحادیث پر اقتصار اور بعض سے مانند یہود کے جنکے حق مین آفتؤمنون ببعض
الکتاب وتکفرون ببعض وارد اعراض نرا مالیخولیا ہے کہ ایمان تصدیق بجمیع
ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عند اللہ سے عبارت ہے پس صرف کریمہ و
ما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون پر نظر کرکے بندے کو خالق افعال ٹھیرانا

اور تقدیر ازل سے منکر ہوجانا یا کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون پر اقتصار کرکے جبر اختیار
کرنا سخت جہالت ہے جس حال مین مضمون دونون آیتونکا واجب التسلیم اور
اونمین بظاہر تناقض وتعارض ہے اور وجہ ترجیح متحقق نہین بلکہ احادیث صحیحہ سے
مذہب جبریہ وقدریہ مردود تو سوا تطبیق کے مخلص نہین اور وہ مذہب اہل سنت مین
منحصر کہ لا جبر ولا قدر ولکن امر بین امرین یعنی انسان اپنے افعال وحرکات مین
من وجہ مجبور اور من وجہ مختار ہے پہلے آیت مین باعتبار ثانی اوسے مختار ٹھیرایا
اور دوسری مین بنظر وجہ اول جبر کی طرف اشارہ فرمایا اس طریقے سے دونون
آیتون کے مضمون پر اعتقاد حاصل ہوتا ہے بخلاف مذہب جبر وقدر کے کہ بر تقدیر
اول آیت اولی اور درصورت ثانی آیت ثانیہ کا انکار لازم آتا ہے پس جبر وقدر
قانون اسلام پر کسی طرح صحیح نہین باقی رہے کفار سو قطع نظر اس سے کہ اکثر
اہل ملت وفلاسفہ کو مجال بحث نہین کہ اصل اعتراض اونکے اصول پر بھی وارد
جواب تحقیقی جملہ شکوک کا کتب کلامیہ مین موجود مگر راہ سالم یہہ ہے کہ توحید ورسالت
اور قرآن کی حقیقت بدلائل وبراہین ثابت کرین بعد تسلیم ان امور کے اس
تقریر مین اونہین بھی دم مارنیکی مجال نرہے گی کہ اذہان قاصرہ بسبب غلبۂ وہم
حقیقت امر کو نہین پہونچتے لہذا دلائل تحقیقی سے کہ بس دقیق اور باریک مقدمات
پر مبنی ہین اذعان حاصل نکرینگے اسلیئے عوام کو اس مسئلہ مین خوض ممنوع ہے
اونکے لئے صرف یہہ تقریر اور احادیث کہ طرفین افراط وتفریط کے ذم مین وارد کافی
امام احمد اور ابوداؤد ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہین قدریہ اس امت کے مجوس ہین اگر بیمار ہون عیادت نکرو اور جو مرجاوین
اونکے جنازے پر حاضر نہو مسلم ترمذی ابوداؤد کی حدیث مین ہے میری امت مین خسف
ومسخ مکذبان قدر مین واقع ہوگا ترمذی مین ابن عباس رض سے مرفوعاً مروی ہے
میری امت سے دو گروہ کو اسلام سے بہرہ نہین مرجیہ وقدریہ اور ابن عساکر اور
طبرانی کے حدیث طویل مین ہے وہ بہشت مین نجاوینگے اور ابوسعید رض حضرت

رسالت ص سے روایت کرتے ہین اونسے جہاد کرنا فارس و دیلم و روم پر جہاد
کرنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے بالجملہ جن امور مین خوض ممنوع و مضر ہے یا ادراک
اونکی حقیقت کا محال ہا عوام کے منصب و مقام سے برتر ہے صرف قران و
حدیث کی طرف رجوع کرین اور اونہین اپنا مرشد اور امام سمجھین جو حکم دین بجا
لادین اور جسقدر بتادین اوسپر قناعت کرین ہذا واللہ ولی التوفیق یہدی من
یشاء الی سواء الطریق دوسرا فرقہ استخراج احکام قران وحدیث سے سہل
سمجھ کر اپنی عقل ناقص کو دخل دیتا ہے اور روز بروز یا تدبیر کا کام ایک نا اہل بازاری
کے سپرد کرتا ہے ہر چند قران وحدیث ایک دریاے بے ساحل ہے کہ طریقت
و شریعت اوسکی نہرین ہین اور حقیقت و معرفت اوس بحر ذخار کی لہرین لیکن ہماری
عقل کماینبغی ادراک نہین کرسکتی نظم و کل العلم فی القران لکن + تقاصر عنہ
افہام الرجال + فہم لطائف و نکات منصب علماے دین ہے وتلک الامثال
نضربہا للناس وما یعقلہا الا العالمون اور استنباط احکام مخصوص بائمہ مجتہدین
فاعتبروا یا اولی الابصار منصب عوام اونکی تقلید اور پیروی مین منحصر ہے فاسئلوا
اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور جوبات مجتہدین امت نے بعد غور کامل اور تفحص
بالغ اور تامل صادق باستقراے ادلہ شرع و مواضع اجماع و رعایت وجہ ترجیح و
تطبیق و دفع تعارض و تمیز ناسخ و منسوخ و علم اقسام نظم و معنی و انواع حدیث و درایت
مورد و مقتضی وغیرہا امور کے استنباط کے واجب القبول ہے ہر دانشمند پر ظاہر
کہ صرف زبان دانی فہم مراد اور تعیین مطلب شارع کے لیے کافی نہین ورنہ علم تفسیر
کی حاجت نبوی اور تفسیر آیات کہ جناب سرور کائنات ص اور صحابہ رض سے منقول ہے
معاذ اللہ اظہار ظاہر اور تحصیل حاصل قرار پاتی اور جو بدون اجتماع شرائط اجتہاد و
اپنی سمجھ پر اعتماد صحیح ہوتا ہزارون آیمہ حدیث و تفسیر تقلید کیون اختیار
کرتے دیکھو دعوی اجتہاد امام محمد بن جریر طبری کا باآن فضل و کمال مقبول نہوا
امام جلال الدین سیوطی رح نے اجتہاد کا دعوی کیا معاصرین نے چند سوال

متعلق باجتہاد فتوی اونکے پاس بہیجے ایک کا بہی جواب ندیا آیا مدعیان عصر اس امام اجل حافظ حدیث مفسر بے بدل سے زیادہ لیاقت رکہتے ہین که اجتہاد مطلق کا دعوی کرتے ہین سبحان اللہ یہہ مونہہ اور یہہ دعوے مثل مشہور ہے حلوا خوردن را روے باید ابن صلاح کہتے ہین مرتبہ اجتہاد مین سو برس سے منقطع ہو گیا علامہ شہاب بن حجر بہی مدعی اجتہاد فتوی کو لپنے کام مین متحیر اور اندہی سواری پر سوار اور خبط مین گرفتار کہتے ہین اور در مختار مین ہے ان المجتہد المطلق قد فقد واما المقید فعلی سبع مراتب مشہورۃ واما نحن فعلینا اتباع ما رجحوہ وصححوہ کما لو افتوا فی حیوتہم اشباہ والنظائر مین خلاف ائمہ اربعہ کو مخالف اجماع لکہا ہے که تحریر مین اوسکے نماننے اور عمل نکرنے پر دعوی اجماع کیا ہے عامہ اہل سنت نے تقلید امام معین سے اختیار فرمایے اور تقلید شخصی پر بہی اجماع عملی منعقد ہو گیا امام شعرانی اور امام غزالی اور علامہ علی خواص اور امام الحرمین اور ابن السمعانی اور یحیی بن یحیی جامع موطائی امام مالک تقلید شخصی کے وجوب کی تصریح فرماتے ہین پر ظاہر کہ اگر بلا استجماع شرائط اجتہاد ہر آیت و حدیث پر اپنی راے عمل جایز اور اوسکے مفہوم ظاہری پر اعتقاد ضرور ہو تو ہر عامی کا اعتقاد و طریقہ عمل جدا اور انتظام شرع درہم برہم ہو جائی لاکہون ائمہ تفسیر و حدیث و فقہ گذرے که اونہون نے تقلید امام معین کی اختیار فرمائی کیا معاذ اللہ یہہ سب گمراہ اور قران و حدیث کے برخلاف عامل تہے کیا ہدایت خاص اس نو رو مہ علما کے لیے ہے که ملک ہند مین ضعف اسلام دیکہکر مجتہد بن بیٹہے اصل یہہ ہے که شیطان نے انہین دام کبر و نخوت و غرور و پندا شت مین پہانسا ہے که باین قلت بضاعت ائمہ دین کے ہمسری کا دعوی کیا ہے طحطاوی نے نقل کیا ہے که خارج مذاہب اربعہ سے اس زمانہ مین علے اور دوزخی ہے غضب تو یہہ ہے که بعض عوام کالانعام بہی مدعی اجتہاد ہین قران مجید اور مشکوۃ یا مشارق کا اردو ترجمہ دیکہہ کر ابو حنیفہ و شافعی بن بیٹہے ائمہ مجتہدین پر صدہا اعتراض کرتے ہین اور مذاہب اربعہ کو چو راہہ کہتے ہین

بلکہ عقاید اہل سنت ہین کہ سواد اعظم امت نے باستجماع ومراعات امور ضروریہ کے منقح ومدلل کردیئے اور سب اشعریہ ماتریدیہ نے سلفا وخلفا معتبر رکہے دخل در معقولات کرتے ہین ہرچند کہا جاتا ہے متمسک تمہارا متروک الظاہر واجب التاویل ہے کہ نہین معارض اوسکے قران وصحاح مین موجود یا اوسکی صحت مین نقادان فن کو کلام ہے یا معتزلہ یا خوارج یا نواصب یا ظاہریہ وغیرہا بدمذہبون نے اوس سے استدلال کیا اور علماے اہل سنت نے طرح طرح سے جواب دیا ہے نہین سنتے اصلا ایک طرف یہہ بزرگوار عقائد اہلحق سے ہاتہہ دہو بیٹہے اچہے خاصے بدمذہب ہو بیٹہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل اللہ فما لہ من ہاد تیسرا فرقہ حنفیت کا دعوی کرتا ہے اور جب کسی آیت حدیث کا ترجمہ اپنے زعم فاسد مین خلاف مسئلہ امام کے پاتا ہے اوس مسئلہ سے منکر ہو جاتا ہے یہہ سادہ لوح اسقدر بہی نہین سمجہتے کہ مجتہد کے لیئے کوئی دلیل ضرور ہوتی ہے گو عوام کے ہاتہہ نہ آوے کہ وہ مظہر احکام ہے نہ شارع پہر اگر قول مجتہد بادی النظر مین کسی دلیل کے خلاف معلوم ہوا اور بدون استجماع اون امور کے جو اس کام کے لیے ضرور ہین اپنے زعم فاسد سے دلیل امام کو مرجوح سمجہہ لیں تو اس سمجہہ کا کیا اعتبار اور یہہ کسطرح دریافت ہو کہ اسکی سوا کوئی دلیل ناسخ یا راجح اوسکی متمسک سے مجتہد کے پاس نہین باینہمہ تضعیف قول مجتہد سراسر خبط چوتہا فرقہ جس مذہب کی جو بات اپنی عقل ناقص کو پسند آتی ہے مانتا ہے یہہ بہی مکائد نفس سے ہے کہ اس حیلے سے کسیقدر خودسری اور بے تقیدی حاصل کرتا ہے درمختار مین نقل کیا حکم ملفق اور رجوع تقلید سے بالاتفاق باطل ہے اور خلاف قاضی مجتہد کے ساتہہ مخصوص قضاے مقلد خلاف اپنے مذہب کے نافذ نہین اور اوسمین ہے ان المجتہد المطلق قد فقد واما المقید فعلی سبع مراتب مشہورة واما نحن فعلینا اتباع مارجحوہ وما صححوہ الخ یعنی مجتہد مطلق مفقود ہوا اور مقید سات مرتبون مشہورہ پر ہے اور ہمین اوسکی پیروی جیسی اونہون نے ترجیح دی یا

اوسکی تصحیح کی لازم اور کتب مین مصرح کہ ترجیح ایک مذہب کی بروایت مختلفہ ہے بدون مشاہدہ شریعت اونکی جائز نہین اور مشاہدہ مذکورہ اس زمانہ مین حکم عنقا کا رکھتا ہے الحاصل مدار عقائد و اعمال کا دس پانچ آئتین یا اردو فارسی کی دو چار کتابین دیکھنے پر نہین بہت کچھہ درکار ہے ان نادانون نے شرع کو کھیل ٹہیرایا ہے اور اپنی راے کا تابع سمجھا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **پانچوان فرقہ** علم کو منطق و طبعی و الہی و ریاضی مین منحصر سمجھتا ہے دو چار کتابین ان فنون کی پڑہ کر علوم شریعت مین دست اندازی اور کتب دینیہ پڑہانی اور تفسیر آیت و حدیث و مسئلہ فقہ بتانے مین بیباکی کرتا ہے کچھہ پرواہ نہین کہ تفسیر بالرائی مین کیا وعید وارد اور مسئلہ اپنی راے سے کہنا اور علوم شریعت بدون سمجھے پڑہانا کس درجہ برا ہے ان صاحبون کے نزدیک فلسفہ سے سب علوم آجاتے ہین ہرچند منطق علوم دین کے سمجھنے مین مدد کرتا ہے اور فنون فلسفہ کا جاننا عقاید باطلہ فلاسفہ کے رد مین کام آتا ہے لیکن یہہ دعوی حماقت پر مبنی ہے بلکہ ان فنون مین حد سے زیادہ خوض دلکو تاریک اور ایمان کو ضعیف کرتا ہے اسیوجہہ سے یہہ لوگ ارتکاب منہیات مین بیباک ہوتے ہین اور اوامر شرعیہ سے کام نہین رکہتے اور علوم شریعت و طریقت سے قلب کو روشنی اور ظلمات جسمانیہ اور کدورات نفسانیہ سے صفائی حاصل ہوتی ہے کہ علماے دین فلسفہ کو بھی ادنی توجہہ و التفات سے سمجھہ لیتے ہین کس فلسفی نے بقوت فلسفہ علم دین مین کمال پیدا کیا اور کس عالم دین نے ادنی توجہہ سے فلسفہ کو حاصل نکر لیا شیخ رئیس نے بان فلسفیت امام محمد رح کی چند کتابین دیکھہ کر انصاف کیا اگر عمر نوح مجھے عطا ہو اس فاضل اجل کے مرتبہ کو نہ پہونچون بالجملہ ان علوم مین حاجت سے زیادہ توغل بیکار ہے جو اونہین مقصود بالذات سمجھہ کر پڑھتا پڑہاتا ہے نہ اوسے کچھہ فائدہ معتدبہ دنیا کا حاصل نہ اوسکے تعلیم و تعلم کا ثواب آخرت مرتب ؎

درس گر قربت نباشد زو غرض + لیس درسا انہ لیس المرض +

نہ ایسے شخص کو مولوی کہنا لائق نہ وہ تعظیم علم کا مستحق بلکہ امام جلال الدین سیوطی اور امام نووی کے

اور ابن صلاح اور حافظ سراج الدین قزوینی وغیرہم اکابر امت ان فنون کو حرام فرماتے
ہین شاید کوئی بے ادب کہے یہہ حضرات فنون فلسفہ کے ماہر نہ تہے والناس اعداء لما جہلوا
لہذا دو چار قول ماہرین کے نقل کیے جاتے ہین امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح مدتون
فلسفہ اور کلام مین مشغول رہے آخر عمر مین تحریم کیطرف رجوع فرمائی اور وقت انتقال
بخاری شریف سینے پر تہی امام فخر الدین رازی کہ اس فن مین بے عدیل اور لاثانی
تہے فضول ہونا اوسکا بیان کرکے کہتے ہین جو میرا سا تجربہ کرے میری مانند واقف ہو
شہرستانی سے منقول ہے مینے فلاسفہ سے سوا حیرت وندامت کے کچہہ نپایا ایک ماہر
فلسفہ وقت مرگ کہتا اس فن سے سوا اسکے کہ ممکن مرجح کیطرف محتاج ہے کچہہ نہ جانا
اور افتقار مفہوم سلبی ہے دنیا سے چلا اور کچہہ حاصل نہ کیا ایک ظریف نے حکایت کی
کسی شہر مین دو بہائی تہے ایک فقیہ دوسرا منطقی منطقی نے فقیہ کو مرجع خلایق دیکہہ کر
حسد کیا ہر وقت اوسکی ذلت کے درپے رہتا اتفاقاً اپنے باپ کے ساتہہ ایک امیر
گہر مہمان گئے میزبان نے دو انڈے اونکے سامنے رکہے منطقی نے کہا بہائی یہہ کے
انڈے ہین جواب دیا دو کہا نہین تین ہین کہ وجود اثنین وجود مجموع من حیث المجموع
کو مستلزم اونکے والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع
من حیث المجموع کو آپ نوش کرین اسیطرح قیامت کو جب علما کی دواتون کی
سیاہی شہیدون کے خون پر غالب آویگی اور اونسے ارشاد ہوگا تم میرے نزدیک
فرشتون کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اوسوقت سمجہین گے
اشکال اربعہ کے بحث سے کچہہ نتیجہ نہ نکلا اور درس شفا شمس بازغہ کی گرمی سے نجات
نہین بخشتا قاطیغوریاس اور ایساغوجی کے تحقیق سے بے ثمر تہی اور تعلم و تعلیم اشارات
و افق المبین محض بے اثر ابہی تدبیر کام کے اختیار مین ہے فضولیات باز آوین اور
علوم دین کیطرف توجہ کرین کل حسرت وندامت کے سوا کچہہ حاصل نہوگا ہزار بار
تمنا کرینگے نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل کوئی نہ سنے گا ع چند خوانی حکمت یونانیان
حکمت ایمانیانرا ہم بخوان + دل منور کن بانوار جلی + چند باشی کاسہ لیس بو علی +

پھر تو بہ ہے اور اونکی بہی راہ مارتے ہین جو اونکے پہندے مین پہنستا ہے اثبات
ہیولی و صورت نوعیہ اور ابطال خلا و جزو لا یتجزی مین عمر اپنی برباد کرتا ہے عبادات
و معاملات کے مسائل ضروریہ سے بہی واقف نہین ہوتا بلکہ جسقدر ان فنون مین
زیادہ توغل کرتا ہے شرع سے بیباک اور ارتکاب مناہی مین چست و چالاک ہوتا ہے
ایسے ہی لوگون نے عوام کو علما سے بی اعتقاد کردیا مصرع بدنام کنندہ نکونامی چند
چہٹا فرقہ لنگوٹ بند فقیرون کا کہ شریعت سے اصلا کام نہین رکہتے بلکہ اوامر و
نواہی شرع کو اہل ظاہر کے لئے مخصوص اور طریقت اور شریعت کو اپنے احوال سے
و دراہین منتبائن سمجہتے ہین حالانکہ ہر مطلب کی ایک راہ مقرر ہے طریقت بے
شریعت حاصل نہین ہوتی امام العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ فرماتے
ہین اگر تم کسیکو ہوا پر اوڑتے دیکہو جبتک شرع پر قایم نہ پاؤ کامل نہ سمجہو اسلیئے کہتے
ہین جو کشف یا خارق بدون اتباع شرع حاصل ہو استدراج ہے اور جس بات کو شریعت
قبول نکرے باطل کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ فہو زندقۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام من
احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد سلف سے ابتک جتنے کامل گذرے اتباع
شرع مین مصروف رہے خود جناب ولایت مآب نے جنکی اولیاے امت خوشہ
چین ہین غاشیۂ شریعت دوش ہمت پر رکہا ان مدعیان خامکار کو ترک فرایض
و واجبات اور ارتکاب محرمات کے اجازت کہان سے ہوئی طلب حقیقت بدون
اتباع شریعت محال عادی ہے جو نادان بے سیڑہی کوٹہے پر چڑہا چاہے سودائی
ہے اصل یہ ہے کہ نفس اباحت پسند بالطبع قید و بند سے متنفر ہے اور شیطان
اوسکا مددگار جسے سادہ لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ اہل طریقت کو شریعت
سے کچہہ کام نہین وہ نادان اوسکے دام فریب مین آکر شراب اور بہنگ زہرمار
کرتا ہے اور نشے مین بیہودہ بکتا ہے احمق لوگ اوسے مجذوب کہتے ہین مجذوب
ہرچند مرفوع القلم ہے لیس علی الخراب خراج لیکن نشے مین بہکنا جذب نہین ورنہ
ہر کا تیہ مجذوب ٹہیرے ان صاحبون کو بہی شیطان نے دہوکا دیا ہے تا اوسکی

طرح خراب کرے اور وہ اونکی خدمت اور اپنی شہرت سے خوش ہوکر حرکات ناشائستہ
پر ثابت قدم رہے ہلک الطالب والمطلوب بلکہ اکثر اوقات بے نشے کے بہکتے
ہین اور کلمات کفر برملا بکتے ہین کبھی فقیرون کو پیغمبرون پر ترجیح دیتے ہین کبھی
معاذ اللہ خدا ٹہیراتے ہین کونڈی سونٹے اور لنگوٹ تسمی کی آیتین بتاتے ہین
کوئی کہتا ہے شریعت واسطہ وصول ہے جو منزل کو پہونچ جاتا ہے راہ سے کام
نہین رکہتا ان نادانون سے پوچہو تمہین اس مقام کو پہونچے یا اولیاے سابقین
کو بہی حاصل تہا جسطرح طریقت بے اتباع شریعت ہاتہہ نہین آتی اسیطرح بدون اوسکے
قایم نہین رہتی دیوار جسقدر بلند ہو نیو کی طرف احتیاج زیادہ ہوتی ہے اور نیو کے
خراب ہوتے ہی گر جاتی ہے جب تک درخت قایم ہے ثمر متوقع ہے جب درخت
نرہا ثمر کہان صوفیہ کرام فرماتے ہین آج جو راہ شرع پر ثابت قدم ہے قیامت کو
صراط پر قایم رہیگا اور جو خط مستقیم شریعت سے ذرا بہی جدا ہوگا جسقدر چلیگا
مرکز و مقصد سے دور پڑیگا ع ترسم نرسی بکعبہ ای اعرابی + کین رہ کہ تو میروی
بترکستان است + ایک شخص بسطام مین مشہور بکرامت تہا حضرت بایزید قدس سرہ
اوسکے پاس گئے اتفاقاً اوس نے قبلہ کی طرف تہوکا فوراً چلے آئے اور فرمایا یہ
شخص آداب شرع سے واقف نہین خدا کو کیا پہونچیگا خواجہ جنید رح کو انتقال کے
وقت ایک مرید نے وضو کرایا خلال ریش بہول گیا آپ نے اوسکا ہاتہہ پکڑ کے
خلال کرایا سبحان اللہ ایسے وقت مین بہی اتباع سنت کا لحاظ رکہا عالی ظرفونکا
یہی کام ہے جس چیز سے اونکا رتبہ بڑہتا ہے اوسکی قدر زیادہ کرتے ہین بوالہوس
سے کب ہو سکتا ہے ع بر کفی جام شریعت بر کفی سندان عشق + ہر ہوسناکی
نداند جام و سندان باختن + ایک کہتا ہے نماز روزہ اسیران نفس کے لئے ہے
ہمین ان اعمال کی کیا حاجت کہ نفس ہمارا مر گیا اور دل ہر دم یاد خدا مین رہتا
ہے عالم اور عابد بے اجرت کے مزدور ہین اونہین حقیقت سے کیا خبر یہ سب
مقدمات کاذب ہین خصوصاً ادعاے ہلاک نفس صریح البطلان اگر نفس اونکا

مرجاتا کفر کی باتین کون سکہاتا امام الطریقة والشریعة حجة الاسلام والملة محمد
غزالی رح ایسے لوگون کو کافر جایز القتل لکہتے ہین بعض کہتے ہین خدا کو ہمارے
بندگی کی حاجت نہین پہر نماز روزے سے کیا حاصل یہہ ایسا خبط ہے جیسے بیمار
کہے طبیب کو میرے پرہیز سے فائدہ اور بدپرہیزی سے ضرر نہین کس لیے پرہیز
کرون کیا نہین جانتا یہہ خیال فاسد اوسکی جان کہونے کو کافی ہے بعض کہتے
ہین کاتب تقدیر نے ہمارے حقمین جو لکہدیا سو ہوا اوس سے تجاوز نہین ہوسکتا
اگر ہم بہشتیون سے ہین دوزخ مین نجاوینگے اور جو دوزخیون سے ہین کسی عمل
سے نجات نہ پاوینگے پہر کسلیئے جان مشقت مین ڈالین کہتا ہون اسیطرح
موت کا وقت مقدر ہے کہ اوسمے تقدیم وتاخیر جایز نہین اور جسطرح پروردگار
عالم نے دوا مین اثر رکہا ہے کہ اوسکے استعمال سے مرض اکثر زائل ہوتے
ہین اسیطرح عبادت عابد کو دوزخ سے دور اور بہشت مین داخل کرتی ہے
باوجود اسکے کڑوی دوا پینا اور تقدیر پر بہروسا کرکے عبادت نکرنا نری ہٹ دہرمی
اور بیشرمی ہے فرق اسقدر ہے کہ دواے مخصوص کا اثر قول فلاسفہ اور عبادت
کا ارشاد خدا و انبیا سے ثابت کیا ان نادانون کو فلاسفہ کی بات پر خدا رسول
کے ارشاد سے زیادہ اعتماد ہے کہ اوسے مانتے ہین اور اسے معاذ اللہ لغو جانتے
ہین شیطان نے اونہین دام فریب مین لیا ہے اور یہہ خطرہ اونکے ہلاک پر
صریح دلالت کرتا ہے جسکی موت بحکم آتی ہے اوسکے دل مین یہہ وسوسہ گذرتا ہے
اگر اسوقت مرنا مقدر ہے نہ بچونگا کہانے پینے سے کیا فایدہ اور جسکی زندگی منظور
ہوتی ہے اوسے کہانے پینے کی رغبت اور تجارت اور زراعت کی ہمت عنایت
فرماتے ہین اسیطرح جسے سعید کرتے ہین مجاہدہ وریاضت کی طرف راغب اور
جسے گروہ اشقیا مین لکہتے ہین وساوس وخطرات مین مبتلا کرتے ہین دنیا مزرعہ
آخرت ہے جو عمل کریگا پہل پاویگا اگرچہ کوئی عمل بے اوسکی عنایت کے کام
نہین آتا مگر عنایت اوسپر ہوتی ہے جو اچہے کام کرتا ہے ان رحمة الله قریب

تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالون سے

من المحسنین جو آج دوزخ کی راہ چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے
دور ہوتا ہے کل اگر بہشت کی طرف جاویگا نہ جانے دینگے اوسوقت اپنی نادانی
کا تصرف اور قدر عمل سے واقف ہوگا ہر چند عرض کریگا رب ارجعنی عمل صالحا
سوا ملامت کے کچھہ جواب نہ پاویگا اور حسرت کے سوا کچھہ ہاتھہ نہ آویگا عنایت
بے اطاعت خلاف عادت ہے کہین سنا ہے کہ مولی سرکش شریر غافل کاہل
غلام سے راضی ہو ضرب اللہ مثلا رجلین مملوکین احدہما لا یقدر علی شئی وہو کل
علی مولہ اینما یوجہہ لا یات بخیر ہل یستوی ہو ومن یامر بالعدل ع ای دل ہوس
بر سر کارے نرسی + تا غم نخوری بغمگساری نرسی + تا ہمچو حنا سودہ نگردی ہرگز
ہرگز بکف پائے نگاری نرسی + جو بوجہہ اوٹھاتا ہے اجرت پاتا ہے جسقدر بوجہہ
زیادہ اجرت زیادہ افضل العبادات احمزہا ع ترا گر آرزوے انگبین است +
بباید ساختن با نیش زنبور + جو دریا مین نہین گھستا موتی نہین پاتا اور جب تک سانپ
سے مقابلہ نہین کرتا خزانہ ہاتھہ نہین آتا ع نابردہ رنج گنج میسر نمی شود + مزد او
گرفت جان برادر کہ کار کرد + درخت خاد مون کی روش ایک پاؤن پر کھڑا ہی منتظر
آفتاب کا ہوتا ہے اور سایہ ہمایہ کاہلون کی طرح خاک پر پڑا ہے نظر خورشید سے محروم
ہے بے محنت جاہ و نعمت دنیا بہی حاصل نہین ہوتی نعمت آخرت کس طرح ملے گی
ریاضت و عبادت اصل کار و طریق مقربین و ابرار ہے انبیاء و مرسلین و پیشوایان دین
جنکے کمال عقل پر مخالف و موافق کو یقین ہے اس امر کی خوبی اور بہلائی پر اجماع
اور اسبات پر کہ انسان کو عبادت سے کہ توشہ راہ آخرت ہے چارہ نہین اتفاق رکہتے
ہین کیا یہ حضرات معاذ اللہ غلطی پر تہے ای احمق اس عقیدہ فاسدہ سے باز آ
ورنہ عذاب دوزخ کے لیے آمادہ ہو عبادت کو بیکار سمجہنا کفر اور کافر قطعا بہشت
سے محروم اور مخلد فی النار ہے کوئی عاقل ایسی چیز جسکے ترک مین ضرر ہے اور فعل
مین نفع ترک نہین کرتا اگر تارک بحکم ازل بہشت مین جاویگا ثواب عابدین سے
محروم رہے گا اور ندامت و حسرت مین مبتلا ہوگا اور عامل اگر دوزخ مین پڑیگا

عبادت سے عذاب اوسکا ہلکا ہوجاویگا کیا اسقدر بھی نہین سمجھتے کہ انسان سے بیشغل نہین رہاجاتا اور عبادت سے بہتر کوئی شغل نہین کہ اشغال دنیوی معرض زوال مین ہین بخلاف شغل عبادت کے کہ ہر وقت حاصل ہوسکتا ہے **دوم** جو عزت اور دولت عبادت سے حاصل ہوتی ہے کسی شغل سے نہین **سوم** دنیا کے سب کام ضرر کو محتمل ہین اور عبادت اصلا مضر نہین **چہارم** اطبا کہتے ہین صحت بدن مین ریاضت سے کوئی چیز زیادہ مفید نہین بدن مرتاض کا امراض سے سالم اور دل اوسکا قوی اور خوش اور نفس حسیت وچالاک رہتا ہے بعض حکما سے منقول ہے آدمی جسقدر زیادہ ریاضت کرتا ہے استعداد اوسکی کامل ہوتی ہے یہانتک کہ مرتبہ انسانیت سے ترقی کرکے صفات ملکوتی سے مشرف ہوتا ہے اور کاہل مردے کے مانند ہوجاتا ہے یہانتک کہ حقیقت انسانیہ سے خارج ہوتا ہے بندے کو لازم کہ ایسی نعمت عظمے جو دین ودنیا مین نافع ترک نکرے اور شیطان کے فریب مین نہ آوے کہ وہ دشمن ایسی ہی بات سمجھاتا ہے جس سے ضرر پہونچے اور فایدے سے محروم رکھے سخت احمق ہے جو دشمن کی بات مانے اور اوسکے کہنے پر عمل کرے ایسے معاملے مین دوست سے مشورہ چاہیے دیکھہ تیرا مالک کہ سب مہربانون سے زیادہ مہربان ہے کیا فرماتا ہے واعبد ربک حتے یاتیک الیقین ایک جماعت اونکی کہتی ہے عبادت ایک سخت کام ہے کہ موانع اوسکے قوی اور مددگار تھوڑے اور بندہ ضعیف اور زمانہ ناموافق اور کار دین تنزل پر اور اشغال بہت اور فراغت قلیل اور عمر کوتاہ اور اجل قریب اور راہ دراز اور عقبات اوسکی دشوار اور رہزن بکثرت اسلیے کم لوگ اوسے اختیار کرتے ہین اور جو اختیار کرتے ہین اونمین تھوڑے اس راہ سے مطلب کو پہونچتے ہین پس ہم امید موہوم پر اسقدر محنت شاقہ کیون اختیار کرین جواب اس شبہہ کا یہ ہے شیطان اس قسم کے وسوسون سے آدمی کی راہ مارتا ہے خدا تعالے کسیکی محنت ضایع نہین کرتا ماکان اللہ لیضیع ایمانکم ای صلوتکم ان اللہ لایضیع اجر المحسنین جو اوسکی راہ مین محنت کرتا ہے اوسپر سب

دشواریان آسان ہوجاتی ہین فان مع العسر یسرا اوالذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین الیعزر جب خدا تیرے ساتھہ ہے تو تجہے کس بات کا غم ہے وہ رحیم وکریم ہے یقین جان تجہے ضایع نکریگا اور محروم نہ رکہے گا ع مگر نشنیدۂ بیدل خدا داری چہ غم داری + وہ قوی وقادر ہے جب کسیکو راہ دکہانا چاہتا ہے دشوار کو آسان اور دراز کو کوتاہ کردیتا ہے کروڑون آدمی اس راہ سے مطلب کو پہونچے تو بہی خدا پر بہروسا کرکے کمر ہمت مضبوط باندہ کوئی مقام ایسا نہین کہ ہمت بلند وہان نہ پہونچاوے ؎ مرغ ہمت چو بال بکشاید + عزو اقبالش آشیان باشد بیش چوگان ہمت عالی + کمترین گوئے آسمان باشد + دیکہہ دارا کو پستی حوصلہ نے تخت عزت سے خاک ذلت پر پہینکا اور اسکندر رومی کو بلندی ہمت نے ہفت کشور کا فرمان روا اور دنیا وآخرت مین معزز ومکرم کردیا جب بارگران امانت جسے آسمان وزمین نہ اوٹہا سکے اس مشت خاک بے بضاعت نے اپنے دوش ہمت پر رکہہ لیا مقربان ملاء اعلے کو حکم ہوا اوسکے سامنے سر جہکاؤ اور مراتب تعظیم بجالاؤ جسے نوازا چاہتے ہین ہمت بلند عنایت فرماتے ہین اور جسے محروم کرتے ہین کاہل بناتے ہین خواجہ ابراہیم ادہم نے عیش وعشرت سلطنت چہوڑکر محنت وریاضت کے جوتے ہوجاتا رابعہ بصریہ نے اس راہ مین قدم رکہا مقربان حضرت احدیت سے ہوگئین سال بہر نہ گذرا تہا کہ علما واشراف بصرہ اونکی زیارت کو حاضر ہوتے اور اونہین مقبول بارگاہ صمدیت سمجہتے ؎ تو راہ نرفتی وترا ننمودند + ورنہ کہ زد این در کہ برو نکشودند + جان در رہ دوست باز گر میخواہی + تو سر جہان شوی کہ ایشان بودند + کوئی کہتا ہے ہم حقیقت کی نماز ادا کرتے ہین صورت کی حاجت نہین بخلاف اہل ظاہر کے کہ دل اونکا حاضر نہین ہوتا اور رکوع سجدہ غفلت کے ساتھہ محض بیکار ہے اسمین شک نہین کہ کمال نماز کا حضور قلب سے ہی لیکن جو اوس صفت کے ساتھہ کہ کتب فقہ مین مذکور ادا کرے نماز اوسکی صحیح ہے اور بہلا دعوی بہی باطل کہ حقیقت نماز اسی صورت کے ساتھہ حاصل ہوتی ہے

ف [illegible]

بدون اوسکے نہین ہوسکتی بالجملہ یہ لوگ اور جنکے عقائد اس طرح کے ہین نرے
زندیق و ملحد ہین نہ انہین شریعت سے کام نہ طریقت سے غرض نہ انکا کچھ عقیدہ
نہ مذہب نہ مسلمان عورت سے اونکا نکاح جائز نہ اونکی اولاد صحیح النسب نہ انہین
مسلمان رشتہ دار ونکا ترکہ پہونچے نہ مقابر مسلمین مین دفن کرنا اور اونکے جنازے
کی نماز پڑہنا مناسب ہذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم **ساتوان فرقہ** بعض
حضرات بلا محنت وریاضت اور طے کرنے مقامات سلوک اور اجازت کسی مرشد
کامل کے صاحب سجادہ اور حال و قال پر آمادہ ہو بیٹھے حال اونکا یہ ہے کہ ارتکاب
اقوال و افعال مین جو ارباب کمال سے عالم وجد و استغراق مین صادر ہوئے بدون
حصول اوس حالت اور مرتبے کے مصروف رہتے ہین اور قال اہانت علما سے
دین و ائمہ مجتہدین مین منحصر ہزارون حکایات واسطے تصحیح اپنے حرکات ناشایستہ
اور اباحت منکرات شرعیہ اور اہانت علم و علما کے حضرات اولیا کی طرف نسبت
کرتے ہین اکثر اونمین محض غلط اور بے سر و پا ہین اور بعض کا مضمون صحیح ہے
یہ اپنی نادانی سے اولٹا سمجھتے ہین مثلاً العلم حجاب اللہ کا کہ ان صاحبون کا نقل
مجلس ہے یہ حاصل نہین کہ معاذ اللہ علم دین خدا سے دور کرتا ہے کما زعموا
بلکہ جسطرح محبوب پردہ نشین تک بدون طے کرنے حجاب کے رسائی دشوار اسیطرح
بے تحصیل علم خدا تک پہونچنا متوقع نہین ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت
اور جو طالب پردے تک پہونچتا ہے مطلوب سے اسقدر قریب ہوجاتا ہے کہ مجرد
طے کرنے اوسکے جمال دوست بے پردہ و حجاب نظر آتا ہے اسیطرح جو عالی ہمت
اس منزل کو طے کرتا ہے وصل محبوب حقیقی سے کامیاب ہوتا ہے البتہ یہ منزل
مدت مدید مین بہت دشواری سے قطع ہوتی تہی لہذا بد قسمت اور کم ہمت مقصود
اصلی اور مطلوب حقیقی سے محروم رہتے ہین اس اعتبار سے اوسے حجاب عظیم اور
حجاب اکبر بہی کہہ سکتے ہین لیکن جو طالب صادق اس راہ مین مرجاوے اور
تقدیر ازلی سے مقصود حقیقی تک نہ پہونچے بعدم وصول اوسکا حکم وصول مین ہے

ومن خرج من بيته مهاجرا ثم ادركه الموت فقد وقع اجره على الله ولله در من قال

~~شعر~~ در راه تو میرم گرچه ترا نه بینم + بارے خلاص یا بم از ننگ زندگانی + اسیطرح

مراد عارف رومی رح کے اس شعر سے ~~شعر~~ من ز قرآن مغز را برداشتم + استخوان پیش

سگان انداختم + شاید یہہ ہے کہ اصل مطلب قرآن کا ہم اہلسنت نے سمجھا اہل بدعت

واہوا کو سوا استخوان کے کچھہ ہاتھہ نہ آیا نہ یہہ کہ شریعت استخوان و پوست اور طریقت

لب قرآن ہے جو معانی حضرت رسالت اور آپ کے یاروں نے سمجھی استخوان نہیں ہو سکتے

اور جو اونکے مطابق اعتقاد رکھے شیر بیشہ تحقیق ہے ما انا علیہ و اصحابی بلکہ قرآن تمامہ

لب ہے اوسے دو طرح کی معانی پر مشتمل ٹہیرا کر ایک کتوں کے سامنے ڈالنا سو ادب نہیں

مراد مولانا کی یہہ ہے ہمنے حقیقت امر قرآن سے حاصل کی بخلاف اہل بدعت واہوا کے

کہ نفس کی پیروی میں اوس سے غافل رہے اور اذا احب اللہ عبدا لا یضرہ ذنب کا

یہہ حاصل نہیں کہ کامل کے حقمین حرام حلال اور گناہ جایز ہو جاتا ہے بلکہ صدق اس

قضیہ کا باعتبار سلب ذنب کے ہے یعنی تربیت الہی اوسے گناہ سے روکتی ہے اور

جب گناہ نہو گا ضرر بہی نکریگا۔ اور من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ سے

یہہ مراد ہے کہ بعد وصول کے ارادہ نہیں رہتا بلکہ واصل بالطبع عبادت کرتا ہے

یہانتک کہ جو اپنے کو واصل سمجھے اور طبیعت اوسکی عبادت کو مقتضی نہو در حقیقت خدا

تک نہ پہونچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھہ لیا یا مراد واصل ذات محبوب میں منحصر

ہے پس مقصود اوسکا عبادت سے محبوب ہے نہ عبادت کہ اپنا فعل ہے جو ایسی حالت

میں عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی ٹہیراتا ہے اس امر میں خدا کا شریک

کرتا ہے عبادت الہی میں غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہے تو عبادت کو کہ اپنا فعل

ہے ایسی حالت میں دیکھنا کسطرح شرک نہو گا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک

پہونچکر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ اور چیز کی طرف جہکے اوسنے مشرکوں کا سا

کام کیا کہ باوجود قادر علے الاطلاق اوسکے اضعف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کے

طرف جہکتے ہیں اور اونہیں مطلوب اصلی اور مراد حقیقی ٹہیراتے ہیں اسیطرح یہہ بات

که فقیر کے مذہب مین کسیکو برا نہین سمجھتے غلط ہے شیطان اور ابولہب اور قارون
اور فرعون اور ہامان کے برائی قرآن مجید مین مصرح کیا لطف کی بات ہے جو اونہین
ایذا دیتا ہے اوسکے دشمن ہو جاتے ہین اور خدا کے حق مین مداہنت کرتے ہین آیا
توحید اسیکو کہتے ہین اگر راست باز ہوتے اپنے نفس کے بے کسی سے عداوت رکھتے
سرور عالم جنگ احد مین خون چہرۂ اقدس سے پاک کرتے اور فرماتے اللہم اہد
قومی فانہم لا یعلمون الہی میری قوم کو راہ دکہا کہ وہ نہین جانتی اگر مجہے تیرا اپنی
سمجہتی ایسی حرکت نہ کرتی یہہ مداہنت و مسامحت ان حضرات کے ضعف ایمان کی
علامت ہے کہین تو نے سنا ہے کہ دوست کامل دوست کے دشمن کو دشمن نہ سمجھے
اور اوسپر اصرار زندقہ و الحاد ہے کہ بحیلۂ توحید کارخانۂ شرع درہم و برہم کیا جاتا ہے ہین
مسلمان کامل وہ ہے جسطرح خدا کے دوستون سے محبت رکھے اسیطرح دشمنان
الہی سے عداوت اور اوسپر شدت کرے اشداء علی الکفار رحماء بینہم یا ایہا النبی
جاہد الکفار و المنافقین واغلظ علیہم لا تاخذکم بہما رأفۃ فی دین اللہ ہان سالک بعض
احوال مین ذرات عالم کو آئینۂ جمال دوست پاتا ہے اوسوقت سب سے صلح
کرتا ہے کسیکو برا نہین سمجھتا اسی مقام مین خواجہ ابو العباس مرسی نے غازیون
سے فرمایا میری جوار ہی اوس کافر کے خاک پا پر قربان جسے تم خدا کے لئے
قتل کروگے کہ نظر اوسکی نسبت پر تہی نہ اوسپر کہ نسبت کیسی ہے جب اس مقام
سے تجاوز ہوتا ہے مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر اچہے کو اچہا برے کو برا
سمجہتا ہے جسطرح پہلے سمجہتا تہا لہذا کہتے ہین النہایۃ ہی الرجوع الی البدایۃ
پس سکر و استغراق و وجد کی بات عقیدہ نہین ہو سکتی عقیدہ یہہ ہے لا یستوی
الخبیث و لا الطیب و لا الظلمات و لا النور و لا الظل و لا الحرور لا یستوی اصحاب
النار و اصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون بڑا خبط ان حضرات کا اور دشوار
تفریط و افراط کا یہی ہے کہ جو کلمات اولیا سے عالم استغراق مین صادر ہوئے
عقائد مین داخل کرتے ہین اور افعال کہ حالت وجد مین واقع ہوے

دستور العمل بنائے ہین حالانکہ طریقت اسکی بطلان کا حکم کرتی ہے جب منصور
حلاج نے انا الحق کہا پیشوائے اہل طریقت شبلی رح نے قتل کا فتوے دیا
اگر وہ حق تہا یہہ ناحق تہا بلکہ خود منصور رح نے فرمایا میرا قتل ہی بہتر ہے تا
مسلمانون کو عبرت ہو دیکہو کامل عین وجد و استغراق مین حکم شرع کے سامنے
سر جہکاتا ہے اور جان تک دریغ نہین کرتا بخلاف مدعی کے کہ اتباع شرع کو وہ جان
سے گران سمجہتا ہے اور دوسرے راہ کی فکر مین چپ و راست پہرتا ہے ومن
یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وہو فی الاخرۃ من الخاسرین الغرض نجات اتباع
شرع مین منحصر ہے بزرگونکی پیروی ان امور مین جایز نہین ہان بنظر ان افعال و
اقوال کے اونپر اعتراض بہی نہین پہونچتا کہ اکثر واقعات جو اونکی طرف منسوب ہین
موضوعات و مفتریات ملاحدہ سے ہین اور جو صحیح ہین غلبہ حال اور کمال استغراق
اور استیلائے ذوق و شوق پر محمول بنظیر اسکی شرع مین فعال خضر ہین کہ نہ اونپر کسی کو
مجال اعتراض ہے اور نہ کوئی بچے کو قتل اور پرائی کشتی توڑ سکتا ہے اور کبہی یہہ
لوگ قہر نفس اور قطع اسباب و علائق اور اپنا مرتبہ چہپانے اور شہرت سے بچنے
مین مبالغہ فرماتے ہین لیکن اسوقت ترک اولے سے تجاوز نہین کرتے گو عوام
مکروہ یا حرام سمجہین جیسے ایک کامل کو لوگون نے بہت گہیرا شربت ہمرنگ شراب
بناکر سب کے سامنے پی لیا لوگ بے اعتقاد ہو گئے ایک کامل کی شہرت زیادہ
ہوئی کسی کا کپڑا دیوار حمام سے اوٹہا کر بازار مین کہڑے ہو رہے مالک تلاش
کرتا آیا اونہین پکڑ کے خوب مارا اور کبہی بنظر مصلحت سلوک قول مرجوح پر عمل کرتے
ہین مانند مسئلہ سماع کے کہ ہرچند مشہور مذہب امام اعظم و امام شافعی و امام مالک
و سفیان ثوری مین کراہت ہے مگر ابو طالب مکی نے بعض صحابہ تابعین سے
اباحت اوسکی نقل فرمائی اور امام غزالی رح نے اون شرایط و آداب کے ساتھہ
کہ احیاء العلوم مین مذکور ہین جائز ٹہیرایا شیخ عبد الرحمن سلمی نے خاص اس باب
مین کتاب لکہی اور کہا راگ دلکی بات زیادہ کرتا ہے پس فاسقون کے حق مین

گناہ اور عارفون کو فائدہ پہونچاتا ہے نظیر اسکی فقہ مین بوسہ منکوحہ ہے کہ جو
صائم نفس کو روک سکے اوسکے حق مین جایز اور بدون اسکے مکروہ ہے کبھی الہام
اور کشف صحیح اور تجربہ سے کسی خلاف اولی اور مکروہ تنزیہی کو اپنے حقمین نافع سمجھکر
عمل مین لاتے ہین یا کسی مباح و مستحسن کا بلا اعتقاد وجوب التزام اور بعض مباحات
کے ترک پر اصرار کرتے ہین ہرچند واجبات و محرمات شرعیہ مین کشف و الہام و تجربہ
کو دخل نہین الا مباحات و مستحباب مین اسقدر دخل ہوسکتا ہے کہ بعض مستحبات و
مباحات باعتبار بعض احوال و اشخاص کے مفید یا ضرور اور بہ نسبت بعض کے مضر
یا بیکار ہون جسطرح نوالہ اٹکنے کے وقت پانی پینا ضرور اور بعض امراض مین ممنوع
اور مسافر کے حق مین اگر مضرت اور زیادتی مشقت کا احتمال ہو روزہ اور بحالت
احتمال مضرت فطر افضل اور نظیر التزام کے نذر شرعی اور اصرار ترک کے کل الطعام
کان حلا لبنی اسرائیل الا ما حرم اسرائیل علی نفسہ ہی لیکن یہہ احکام اونہین احوال
کے ساتھہ مقید ہین اوس شخص کی نسبت بہی عام نہین اور ونکو پیروی اوسکی کب
لایق ہے وہ خود کہتا ہے میرا یہہ مذہب نہین بلکہ اوسوقت میرے حق مین مفید یا
مضر ہے مذہب وہی ہے جو اولہ شرع سے ثابت اور یہان سے ظاہر کہ صوفی کو تقلید
مجتہد سے چارہ نہین ورنہ سید الطائفہ جنید بغدادی اور غوث اعظم و قطب عالم حضرت
سید عبد القادر جیلانی اور امام احمد رح اور شبلی رح امام مالک رح اور محاسبی رح شافعی رح
اور جریری اور ابراہیم ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید بسطامی اور
فضیل بن عیاض اور داود طائی اور خلف بن ایوب اور ابو حامد لفاف اور عبد اللہ
بن مبارک اور وکیع بن جراح اور ابو بکر وراق رح امام اعظم رح کے تقلید نکرتے پس
یہہ قول کہ الصوفی لا مذہب لہ بایں معنی کہ وہ تقلید مجتہدین نہین کرتا اپنے کشف و الہام
پر چلتا ہے محض بے اصل کبھی واقعات و معاملات کو الفاظ مصطلحہ سے تعبیر کرتے ہین
مثلاً خرابات سے خرابی نفس اماره اور کباب سے طالب کا دل سوختہ اور چشم سے
لطف دوست اور زلف سے اوسکا قرب یا ظلمت عتاب اور روے یار سے

اوسکی توجہہ اور عنایت اور شراب مستی سے شراب محبت اور شکر طریقت اور حبت
سے وہ چیز جو مانع سلوک ہو اور اسکے سوا مراد لیتے ہین ناقص اونمین لغت یا عرف
عام یا دوسری اصطلاح پر حمل کرکے خبط مین پڑتے ہین اور جو لوگ مذاق تصوف اور
اوسکے اصطلاحات سے واقف نہین اون کلمات طیبات کو ہزیان اور بیہودہ
سمجہہ کر بے اعتقاد ہوجاتے ہین ؎ نواے بلبلت اےدل کجا پسند افتد + کہ گوش
خویش بمرغان ہرزہ گو داری + کسی نے ایک کامل سے پوچہا معاملہ تمہارا خدا سے
کسطرح ہے فرمایا جب سے اوسے پہچانا گناہ نہ کیا عرض کیا کب سے پہچانا کہا جب
سے لوگون نے دیوانہ جانا بلکہ جسقدر دنیا سے بے رغبتی اور قطع تعلق زیادہ ہوتا ہے
انداز اونکے کلام کا اور کیفیت اونکے افعال کی اہل دنیا سے جدا ہوجاتی ہے
ہرکس وناکس کو کہ طرز سخن سے آشنا نہین اونکے کلام کو اپنے عقاید باطلہ اور خیالات
فاسدہ پر حمل کرنا یا اونپر طعن واعتراض نہین پہونچتا ہر قوم کی ایک اصطلاح ہے
ولا مناقشتہ فی الاصطلاح کیا شریعت ایسی لوگون کی نسبت جو لذات دار فانی
سے مونہہ موڑ کر ہمہ تن مجاہدہ نفس و ہوا مین مشغول اور شوق و محبت مولے مین مستغرق
ہین حسن ظن کا حکم نہین کرتے اور اونپر طعن وتشنیع کی اجازت دیتے ہی اپنے عیبون
کو نہ دیکہنا اور اونکے اقوال وافعال کو بلا دریافت حقیقت حال عیب ٹہیرانا نری
بیحیائی ہے جسے حلیہ طریقت وشریعت سے آراستہ دیکہہ اوسکے جناب مین
اعتقاد رکہہ زیادہ تفتیش بیکار ہے کہ ناقص و کامل و مدعی و راست باز مین
فرق دشوار رب اشعث اغبر لو اقسم باللہ لابرہ ؎ خاکساران جہان را
بحقارت منگر + تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد + بلکہ باوجود اتباع
شرع اگر اونسے احیانا کوئی بات بیجا واقع ہو تو اونکی خوبیون پر نظر کرکہ ایک
گناہ ہزارون خوبیون کو زائل نہین کرسکتا بلکہ امر بالعکس ہے ان الحسنات
یذہبن السیئات اور اونکی خاک پا کو توتیاے بصیرت بناکہ قطع اس راہ کا
بے دستگیری مرشد کامل اور رہبر دانا سخت مشکل واقف کار چاہیے کہ راہ کے

نشیب و فراز سے خبر دے ؎ دریا و کوہ و درہ و من خستہ و نحیف + اے خضر
پے خجستہ مدد دہ بہمتم + اور جو شومی بخت سے دامن دولت اونکا ہاتہہ نہ آوے
بیہ عقیدت بہی خائب ہے سے خالی نہین عہ اِن لَم یُصِبہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ العزیز وہ امان زمین
و زمان و رونق کون و مکان ہین نسب آدم کا اونکے دم سے قایم ہے اور خاک
قدم اونکی زینت معمورۂ عالم ہمت عالی اونکی زمین و آسمان و عرش و کرسی سے
تعلق نہین رکہتی جس جگہہ اونکی نظر ہوتی ہے تیری عقل نہین جاسکتی وہ بشر ہین
مگر بے شر اور تو اشر بول اونکا تیرے قول سے بہتر کہ بول اونکا کافر کو مسلمان کرتا ہے
اور تیرا قول تیرے کام بہی نہین آتا کہتے ہین ایک بزرگ نے قارورہ کسی کافر طبیب
کے پاس بہیجا دیکہتے ہی مسلمان ہوگیا عہ اِنِّی وَجَّہتُ وَجہِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ
حَنِیفًا وَّمَا اَنَا مِنَ المُشرِکِین کا دعوی اونہین زیب دیتا ہے اور عہ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَاِیَّاکَ
نَستَعِین اور عہ اِنَّ صَلَاتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِین کہنا اونہین لائق
اور بجا قضاے الٰہی پر راضی و شاکر ہین اور پتہر اور سونا کہ محبوب عطا کرے اون کے
نزدیک برابر پہلا قدم اونکا ترک ماسوی ہے دوسرے قدم کا بیان کون کرسکتا ہے
عرش اونکی تکلیف سے ہل جاتا ہے اور پاؤن اونکا جادۂ استقامت سے
نہین ٹلتا عہ اِہتَزَّ العَرشُ بموت سعد بن معاذ جو چاہتے ہین خدا کرتا ہے کہ وہی چاہتے
ہین جو خدا چاہتا ہے عہ لَقَد وَافَاکَ رَبُّکَ یا عمر موت کو راحت سمجہتے ہین کہ مرنا
اونکا جینا ہے ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ
عالم دوام ما + بے فوج و لشکر حکم اونکا عالم مین جاری ہے اور ایک جہان
اونکی اطاعت کرتا ہے ؎ بے ساقی و بے شراب سرمستیم + بے تخت و کلاہ
کیقبادیم + لذات جسمانی کو ناقص و فانی جانکر پائے طلب راہ دوست مین رکہتے
ہین اور کوہ طور طلب پہ چڑہ کر موسی وار نعرہ ارنی مارتے ہین جواب لن ترانی
سنکر دلتنگ نہین ہوتے اور طلب سے ہاتہہ نہین اوٹہاتے جور و قصور استغناے دوست
کے لیے پسند نہین فرماتے اگر دونون عالم پر اختیار دیے جاوین قناعت نہین

کرتے کہ ما فوق الدنیا والآخرۃ ابھی باقی ہے ؎ گر ہر دو جہان دہند ما را + چون وصل تو نیست بینوائیم + **اٹھوان فرقہ** نماز و روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے اوسکی صحبت و فساد سے کام نہین رکھتا اکثر معاملات اونکے نادانستہ سود اور فاسد ہو جاتے ہین نہ آپ جانتے ہین نہ کسی سے پوچھتے ہین بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ و نصیحت سے گبھراتے ہین اور جو کسی کی خاطر سے سن لیتے ہین تو عمل نہین کرتے افسانہ بیہودہ سمجھتے ہین اہل عملہ و وکلا کے گھر جانا فخر اور علما کی خدمت مین حاضر ہونا عار ہے ایک مقدمہ کچہری مین بیس وکیلون سے دریافت کر کے دائر کرتے ہین شریعت کی تحقیق سے انکار ہے جو لوگ علم سے کسیقدر بہرہ رکھتے ہین علما سے بہی تحقیق مسائل کرتے رہتے ہین کیا یہ کندہ ناتراشیدہ اونسے زیادہ جانتے ہین کہ علما سے استفسار کی حاجت نہین رکھتے اگر علما کی صحبت کہ درحقیقت کیمیاے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتون سے نجات حاصل ہوتی اور تہوڑی محنت مین بہت دولت عقبے کی ہاتہہ آتی حدیث مین ہے عالم کی مجلس مین حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیمارون کی عیادت اور ہزار جنازون پر حاضر ہونے سے بہتر ہے بزرگان دین فرماتے ہین بہتر امیرون اور بادشاہون مین وہ ہے جو علما و مشائخ کی خدمت مین حاضر ہو اور بدتر علما و مشائخ مین وہ ہے جو امیرون اور بادشاہون کے گھر جاوے اور اونکے لیے امر دین مین مداہنت کرے نقل ہے امام احمد رح امام شافعی رح کی گھوڑی کے ساتھہ سر بازار دوڑتے تہے یحیی بن معین نے کہا اے احمد باوجود اس علم و فضل کے تم شافعی کے رکاب مین دوڑتے ہو فرمایا اگر تم قدر و عظمت علم سے واقف ہوتے مین داہنے طرف دوڑتا ہون تم بائین طرف دوڑتے یہہ حال ائمہ مجتہدین اور پیشوایان دین کا ہے دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو ذلیل سمجہے اور علما کی خاک قدم سے عار کرے بعض صاحب اس قسم کی باتین سنکر تین عذر کرتے ہین اول علما باہم اختلاف رکھتے ہین ہم کسکی بات مانین اور کس کے

قول پر عمل کرین جواب اوسکا یہہ ہے کہ جو باتین مجتہدین امت اور ائمہ ملت نے
و بعد ملاحظہ نصوص کتاب و سنت بکمال تحقیق ورد وکد و بحث و تفتیش و رعایت
وجہ ترجیح و تطبیق و دفع تعارض اولہ باوجود اون امور کے جو اس کام کے لیے ضرور
ہین ٹھیرا دین اور اشعریہ ماتریدیہ نے سلفا و خلفا معتبر رکھین اور بابہ الامتیاز قرار
دین کہ یہہ مذہب اہل سنت ہے اور خلاف اسکا بدعت باب عقاید مین کافی ہین
اب اگر کوئی بدمذہب خلاف اونکے بیان کرے اور براہ کج فہمی اور جہل مرکب
کسی آیت حدیث سے سند لائے قابل لحاظ نہین اور نہ کسی نئی بات کے عوام
کو حاجت علماء سے صرف اسقدر دریافت کرلین کہ یہہ عقیدہ صاف صریح کتب
معتمد اولہ اہل سنت مین مذکور ہے یا نہین اگر نشان دین واجب التسلیم ہے اور
جو تصریح نہ دکھا سکے اوسکی بات پر اصلا اعتماد نکرین کہ سلف صالح نے اس بات
مین کوئی بات جسکی عوام کو ضرورت ہو اوٹھا نہین رکھی اور حدیث مین آیا ہے

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث مالم تسمعوا انتم ولا آباءکم
فایاکم وایاہم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنے آخر زمانے مین دجال کذاب ہونگے کہ جو
باتین تمنے اور تمھارے باپ دادا نے نہ سنین تم سے بیان کرینگے پس تم اونسے بچو
اور اونہین اپنے سے دور رکھو کہ تمہین گمراہ نکرین اور فتنے مین نہ ڈالین بلکہ یہی
اعمال ہمیشہ سے خواص و عوام مین مشہور اور اب بھی حرمین شریفین وغیرہما بلاد
دار الاسلام رائج و معمول ہین بے تکلف کرین اونکی ممانعت مین کسی کی بات
نہ سنین ہان جس فعل کو علماے دین سلفا و خلفا منع کرتے رہے گو عوام کے
نزدیک محبت خدا و رسول کا مقتضی اور شوکت اسلام کا سبب ہو جایز نہین اس
سہل تدبیر سے عقائد اونکے بخوبی صحیح ہو جاوینگے اور بہت جھگڑون سے محفوظ رہینگے
البتہ مسائل نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہا واجبات اور بیع و شرا و ہبہ و اجارہ و
رہن اور دیگر معاملات کی تحقیق جنمین علماے عصر کو اختلاف ہے اور کتب فقہ مین
بھی دونون طرحکی روایات و اقوال مذکور ہین عوام کو دشوار ہے اردو فارسی کے

اکثر رسالون پر اعتماد کلی نہین کر سکتے کہ نقل مضمون و ترجمہ مین خطا محتمل ہے اور بر تقدیر صحت معلوم نہین کس کتاب سے کیسی روایت اخذ کی ہے لیکن ایسے مسایل مین ایک جانب راجح اور مفتی بہ ہوگی یا فتوے بھی مختلف ہوگا پہلی صورت مین فتوے اور رجحان دریافت کرلین اور دوسری صورت مین جس قول پر چاہین بفراغ خاطر عمل کرین یہہ اختلاف عوام کے حقمین سراسر رحمت ہے اسی مانع صحبت علما و تحقیق مسائل اور وجہہ بے اعتقادی و موجب طعن و تشنیع اہل علم قرار دینا سخت نادانی اور جہالت ان حضرات کو نہ مسائل کا شوق نہ استفسار کا سلیقہ ناحق جھوٹے عذر بناتے ہین اور علما کو برا ٹھیراتے ہین مانند اوس فاسقہ کے کہ ناچنا نہین جانتی اور صحن کو ٹیڑھا بتاتی ہے **دوسرا عذر** علم اس زمانہ مین کہان ہے اور عالم کون ہے جسکی طرف رجوع اور مسائل کی تحقیق کرین یہہ سالبہ کلیہ بالبداہت باطل ابھی فضل الہی سے ان بلاد مین ہر علم کے ماہر موجود ہین کہ طلبہ ہر قسم کی کتابین اونسے پڑھتے ہین اور عوام کو عبادات اور معاملات مین جس مسئلہ کی حاجت ہوتی اونسے دریافت کرسکتے ہین باوجود اسکے علم کو عنقا سمجھنا جوش جنون یا مالیخولیا ہے کیا تمھاری ہدایت کے لیئے اس قدر علم کافی نہین اوسکے مراتب کی تحقیق اور کم زیادہ کی تفتیش محض بیفائدہ ہے جس حالت مین تم علم کی ماہیت سے آگاہ نہین تو کامل و ناقص مین کس طرح تمیز کرسکتے ہو تمھارے نزدیک کمال و نقصان علم کا مدار ان باتون پر ہے زید کو بات خوب یاد رہتی ہے عمرو نے کامل سے پڑھا ہے بکر خوش بیان ہے لوگ اوسکے وعظ پر لوٹ جاتے ہین خالد نے کتابین اوستاد سے کم پڑہین صالح شہر سے باہر نہین گیا اس سے کچھہ غرض نہین کہ بدون ذہن سلیم اور عقل صائب اور محنت شاقہ حافظہ اور اسیطرح مجرد نسبت کامل سے اور خوش بیانی جاہل کی بیکار ہے اور خالد کی استعداد کتابی اور قوت فہم بعنایت الہی کس مرتبہ مین ہے اور محنت و ریاضت سے کسقدر بلکہ بہم پہونچایا ہے اور سفر کو تحصیل علم مین دخل ہے یا نہین غضب تو یہہ ہے بعض

طالبہ بہی علم کو کالمعدوم اور بعض خاندانون کی خاص جاگیر سمجہتے ہین یہان شک کہ
اگر وہ لوگ نہ پڑہاوین دوسرے سے نہین پڑہتے اور دولت علم سے محروم رہتے
ہین اور اپنے ظن فاسد پر اعتماد کر کے عمر عزیز برباد کرتے ہین ان ناوانون نے
عوام کو علما کی جناب سے زیادہ بے اعتقاد کر دیا بلکہ بعض اشخاص کہ اس کوچے
سے فی الجملہ آشنا ہین خبط مین پڑ گئے اس مین شک نہین کہ علم کو نہایت تنزل
ہے اور بعض بلاد اور اکثر قصبات علما سے خالی ہو گئے لیکن وہان کے لوگون کو
اگر خدا کا خوف اور دین کا شوق ہو دوسرے شہرون خصوصاً رامپور سے کہ ان دنون
بسبب قدردانی جناب نواب صاحب بہادر زاد اقبالہ والی بلدۂ مذکور کے دار العلم
اور مجمع علما ہے تحقیق کر سکتے ہین اور یہ تنزل بہی وہان کے باشندون کی کم ہمتی
اور بیحمیتی کا نتیجہ ہے اتفاق کر کے ایک دو فاضل ہر شہر اور قصبہ مین بلاوین اور
اپنے لڑکون کو علم دین پڑہاوین اور انکو ترغیب دین اور حوائج ضروریہ مین اونکی
مدد کرین چند روز مین علم کی ترقی ہو جاوے ورنہ یہ نماز روزہ رسمی بہی نرہیگا
اور سوا ختنے اور گاے کہانے کے ہندو و مسلمان مین کچہ فرق نہو گا کیا یہ حالت
گوارا ہے کہ ترویج علم سے اس درجہ غافل ہین حکام وقت کو ایسے امور سے
تعرض نہین تو سوا شیطان اور نفس امارہ کے جنہین ان لوگون نے اپنا حکم
ٹہیرایا ہے کون مانع ہے ہزارون روپیہ بیفائدہ کامون مین صرف کرتے ہین نہ
اوسوقت قرض کا خیال آتا ہے نہ قلت معاش اور حفظ جائداد پر نظر ہوتی ہے
کہتے ہین ان کامون کو چہوڑنا وضعداری کے خلاف ہے اور نیک کامون مین
ایک حبہ خرچ کرنا شاق ہے اونی حیلہ سے چہوڑ دیتے ہین اور وضعداری مین بہی
بٹہ نہین لگتا پہر اگر کوئی منسوب بعلم اپنی کجفہمی یا طمع دنیا سے اونکے قابو مین آجاتا
ہے تو طویلے کی سب بلا اوسکے سر دہرتے ہین کہ ہم کیا کرین مولوی صاحب اسکام
کو منع کرتے ہین آیا وہ مولوی صاحب سود اور زنا اور رقص دیکہنے کو بہی منع کرتے
ہین اور تم اونکے کہنے پر عمل کرتے ہو یا صرف لا تصرف مین اونکا اعتبار باقی وعظ و

دنیا کی طلب اور جاہ و مال کی تحصیل مین مصروف ہین تحقیق مسائل اور تکمیل دین کا
اصلا شوق نہین علما پر بیفائدہ الزام دہرتے ہین مثل مشہور ہے ع خوے بد را
بہانہ بسیار + نوابن فرقہ نہ نماز پڑہتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے ہزارون روپے
پاس ہین ایک حبہ زکوۃ کا نہین دیتا باوجود قدرت حج ادا نہین کرتا زنا اور لواطت
اور شراب اور رقص و سرود اور کبر و حسد اور کذب و بہتان اور بیاج اور رشوت
اور بدخلقی اور اتباع ہوا اور عجب و ریا اور ظلم اور غصب اور مکر و خیانت وغیرہا
منہیات شرعیہ مین مبتلا ہے ان لوگون کو نہ خدا کا خوف نہ رسول سے شرم نہ
قیامت پر یقین کامل لذات دنیا کو بہشت اور اوسکے رنج و مصیبت کو دوزخ
سمجھتے ہین دین و مذہب سے اصلا غرض نہین رکھتے باوجود اسکے اگر کوئی اونہین
احمق کہے لڑنیکو تیار ہوتے ہین ان نادانون سے پوچھو نماز روزے کو فرض اور
زنا وغیرہ محرمات شرعیہ کو حرام جانتے ہو یا نہین تقدیر ثانی مستلزم انکار قران ہے
اور بر تقدیر اول دوزخ اور قیامت کو بہی مانتے ہو یا نہین پچھلی صورت صریح
کفر ہے اور پہلی صورت مین ترک صوم و صلوۃ و ارتکاب محرمات سراسر حماقت
اوس سے زیادہ احمق کون ہے جو شیطان اور نفس امارہ کی پیروی کرے اور
بادشاہ قہار و جبار کا حکم ٹالکر اپنی جان دوزخ کے سخت عذابون مین ڈالے دنیا
کے ہر معاملے کو خوب سوچتے ہو جسکے انجام مین کچھہ بہی نقصان نظر آتا ہے چہوڑ دیتے
ہو ذرا ان افعال شنیعہ اور حرکات قبیحہ کی سزاؤن پر بہی نظر کرو اور جو وعیدا ونمین
وارد ہین غور سے دیکھو قال اللہ تعالے فویل للمصلین الذینہم عن صلوتہم ساہون
اون نمازیون کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین العزیز نماز مین کسل و
سستی علامات نفاق سے شمار کیے گئے اذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالی
اور امارات تکذیب سے ٹہیرے واذا قیل لہم ارکعوا لا یرکعون ویل یومئذ للمکذبین
دوسری جگہہ اس سے زیادہ تصریح ہے اقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین نماز
پڑہا کرو اور مشرکون سے مت ہو جاؤ اسی جگہہ سے اور بہت صحابہ تابعین اور امام احمد

تارک صلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اور امام اعظم رح اگرچہ کافر نہیں کہتے مگر حبس دوام کا حکم
دیتے ہیں اور تارک صوم کی نسبت بھی بروایت ابو العلی ہیں وارد کہ وہ کافر جائز
القتل ہے اللہ تعالے فرماتا ہے والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی
سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اوسے خدا
کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنے زکوۃ نہیں دیتے اونہیں بشارت دے ساتھہ دکھہ
دینے والی مار کے یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم جسدن
گرم کیا جاویگا وہ سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغے جاوینگے اوس سے
اونکی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے
اونسے کہا جاویگا یہہ وہ ہے جو تمنے جمع کیا اپنی جانوں کے لیئے پس چکہو جو تم جمع کرتے
تہے اور بعد بیان فرضیت حج کے ارشاد ہوتا ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین
اور جو کفر کرے پس تحقیق خدا بے پرواہ ہے سب جہان سے اور سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم معاذ رض کو وصیت فرماتے ہیں کسی شے کو خدا کا شریک مت ٹھیرا اگرچہ تو
قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے اور ماں باپ کو ناراض نکر اگرچہ تجہے تیرے
اہل و مال سے نکلنے کا حکم دیں اور نماز فرض قصداً ہرگز مت چھوڑ کہ جو نماز فرض قصداً
ترک کریگا عہد خدا اوس سے بیزار اور دور ہو جاویگا اور ہرگز شراب مت پی کہ وہ
سر ہر بدکاری کی ہے اور اپنے نفس کو معصیت سے دور رکھہ کہ معصیت سے غصہ
خدا کا نازل ہوتا ہے اور کافروں کے سامنے سے مت بہاگ اگرچہ لوگ ہلاک
ہو جاویں اور جب آدمیوں میں موت پڑے اور تو اونمیں ہو ثابت رہ اور تونگری
اپنی عیال پر صرف کر اور اونسے اپنی لاٹھی ادب کے لیئے مت اوٹہا یعنی تادیب کے
لیئے تارتارہ اور اونہیں خدا کے حق میں ڈرا اور فرماتے ہیں سات خصلتوں ہلاک
کرنیوالوں سے اجتناب کرو شرک باللہ اور جادو اور قتل اوس جان کا جسکا قتل اللہ
نے حرام کیا مگر ساتھہ حق کے اور سود خوری اور اکل مال یتیم اور کافروں کی لڑائی
کے دن یعنے مقابلے سے پیٹہہ پہیرنا اور پارسا مسلمان بے بدکار بیبی غافل عورتوں کو زنا

کا عیب لگانا اور فرماتے ہین خدا کے نزدیک کوئی گناہ بدخلقی سے بڑا نہین
اسلئے کہ بدخلق کسی گناہ سے نہین نکلتا مگر دوسرے مین پڑتا ہے دوسرے حدیث مین
آیا ہے خلق بد اعمال کو اسطرح خراب کرتا ہے جیسے سرکہ شہد کو ابن ابی الدنیا کے حدیث
مین ہے امل کو تاہ کرو اور اپنی اجلین آنکھون کے سامنے رکھو اور خدا سے حق
شرمانے کا شرماؤ اور فرماتے ہین قیامت کے دن ریاکار کو پکارینگے اے فاجر اے
غادر اے کافر اے خاسر تیرا عمل گم گیا اور اجر تیرا حبط ہوا جا اپنا اجر اوس سے لے
جسکے لیے عمل کرتا تھا اور فرماتے ہین دنیا اوسکا گہر ہے جسکے لئے گہر نہین اور اوسکے
لئے وہ جمع کرے جسے عقل نہین اور فرماتے ہین اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچہر کے
بازو برابر قدر رکہتی کسی کافر کو اوس سے ایک گہونٹ نہ پلاتا اور فرماتے ہین چاپلوسی
اخلاق مومن سے نہین مگر طلب علم مین اور فرماتے ہین جسکے دل مین ذرہ برابر
کبر ہوگا بہشت مین نہ داخل ہوگا اور فرماتے ہین قیامت کے دن خدا تین شخصون کی
طرف نظر رحمت نکریگا اور نہ اونہین پاک کریگا اور اونکے لیے دردناک مار ہے بوڑہا
زانی اور جہوٹا بادشاہ اور مفلس متکبر اور فرماتے ہین تین چیزین ہلاک کرنیوالے مین
بخل مطاع اور ہوی متبع اور اچہا جاننا آدمی کا اپنی جان کو اور فرماتے ہین صاحب
حسد اور نمیمہ اور کہانت مجہسے نہین اور نہ مین اونسے ہون یعنے مجہسے اور ان
لوگون سے کچہہ علاقہ نہین اور ایک حدیث مین آیا جو شخص تین روز سے زیادہ
مسلمان کو چہوڑیگا دوزخ مین جاویگا اور فرماتے ہین غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے
جیسے ایلوا شہد کو اور فرماتے ہین نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکہے اور
نماز پڑہے اور اپنے کو مسلمان گمان کرے جب بات کرتا ہے جہوٹ بولتا ہے
اور جب وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب امین کیا جاتا ہے خیانت
کرتا ہے اور فرماتے ہین سخی خدا سے قریب لوگون سے قریب بہشت سے
قریب دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور لوگون سے دور بہشت سے
دور دوزخ سے قریب ہے اور فرماتے ہین لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت

کیا گیا بندہ درہم کا اور فرماتے ہین جو حاجت سے زیادہ عمارت بناوے قیامت
کو اوسکے اوٹھانے کی تکلیف دیا جاویگا اور فرماتے ہین جو رحم نہین کرتا رحم نہین
کیا جاتا دوسری حدیث مین ہے رحمت نہین کھینچ لیجاتی مگر بدبخت سے اور
پروردگار تقدس و تعالے سے روایت فرماتے ہین قسم مجھے اپنی عزت کی اپنے
بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نکرونگا دنیا مین مجھسے ڈریگا تو قیامت کو
اوسے نڈر کرونگا اور جو دنیا مین مجھسے نڈر ہوگا قیامت کو خوف مین ڈالونگا اور
فرماتے ہین قسم اوسکی میری جان جسکے قبضے مین ہے کوئی بندہ ایمان نہین لاتا
یہانتک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو اپنے لئے دوست رکھتا ہے اور
فرماتے ہین کیا نہ بتادون تمھین تین بڑے گناہ خدا سے تعالے کے ساتھ شریک
کرنا اور مان باپ کو ناراض کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور فرماتے ہین صدق نیکی
طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت کی طرف اور تحقیق آدمی سچ بولتا ہے یہانتک
کہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ فجور کی راہ دکھاتا ہے اور فجور دوزخ کے اور
آدمی جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے اور
فرماتے ہین آدمی کے پاس نامۂ اعمال اوسکا کھلا ہوا لایا جاویگا عرض کریگا اے
میرے رب فلان فلان نیکیان کہ بنے کی تھین کہان گئین کہ میرے نامے مین
نہین ارشاد ہوگا بسبب غیبت کرنے تیرے کے لوگون کو محو ہوئین اور خلق کو
فضیحت کرنے والون اور غیبت لگانیوالون کی نسبت فرمایا اللہ تعالے اونہین
کتون کے چہرون مین اوٹھاویگا اور مسلمان پر لعنت کرنیوالے کی نسبت وارد
ہوا اگر وہ مستوجب اوسکا نہین اسپر لعنت لوٹ آتی ہے اور یہی مضمون تکفیر
مسلمان کے باب مین آیا ہے اور فرماتے ہین ہر فحش بکنے والے کو جنت مین جانا
حرام ہے اور فرماتے ہین بہت مبغوض خدا کو بہت جھگڑنے والا ہے اور فرماتے
ہین جب تو سنے مرد کو کہ کہتا ہے لوگ ہلاک ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک
ہونیوالا ہے اور فرماتے ہین جو دنیا مین دورویہ ہوگا قیامت کو اوسکی دو زبانین

آگ سے ہوویگی اور فرماتے ہین اللہ تعالے غضب مین آتا ہے جب فاسق مدح
کیا جاتا ہے اور فرماتے ہین زیادہ گناہگار لوگون مین زیادہ بیہودہ گو ہے اور نامحرم
عورت کو دیکھنے کے باب مین فرماتے ہین شیطان کے تیرون سے ایک مسموم تیر ہے
اور فرماتے ہین قیامت کو سخت تر لوگون کے عذاب مین مصور ہین ایک روایت
مین آیا اوسے کہا جاویگا زندہ کرو جو تمنے پیدا کیا اور جو سر باز کے حق مین فرمایا گویا
اوس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت مین ڈبویا اور کبوتر باز کو کہ کبوتر کے پیچھے جاتا تھا
کہا شیطان اپنے شیطان کے پیچھے لگا ہے اور فرماتے ہین جو زن حایض یا عورت کے
پیچھے سے جماع کرنے یا کاہن کے پاس جاوے اور اوسے سچا جانے بتحقیق منکر ہو
اوسکا جو محمد علیہ السلام پر اتارا گیا اور فرماتے ہین جیسے قوم لوط کا سا عمل کرتے پاؤ
تو فاعل اور مفعول پر دونونکو قتل کرو اور جو چارپائے سے جماع کرے تو اوسے
اور اوسکے ساتھ چارپائے کو بھی مار ڈالو اور فرماتے ہین مان باپ کی ناراضی سے
اپنے کو بچاؤ بتحقیق بہشت کی خوشبو کہ ہزار برس کی راہ سے سونگھی جاتی ہے قسم خدا
کی نہ سونگھیگا مان باپ کو ناراض کرنیوالا اور نہ قطع رحم کرنیوالا اور نہ بوڑہا زانی
اور نہ تکبر سے ازار کھینچکر چلنے والاخرین نیست کہ برائی خدا کے لیے ہے جو ساری جہان
کا پالنے والا ہے اور فرماتے ہین خدا کی رحمت نہین نازل ہوتی اوس قوم پر
جنمین قاطع رحم ہوتا ہے اور جو عورت مباشرت سے انکار کرکے شوہر کو ناراض
کرتی ہے اوسکی نسبت فرماتے ہین کہ فرشتے صبح تک اوس پر لعنت کرتے ہین
ابن عباس رض کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے مخنث مردون اور اون
عورتون پر کہ مردون کے ساتھ تشبہ کرتے ہین لعنت کی آپ فرماتے ہین جس نے
اپنے ہمسایے کو ایذا دی پس بتحقیق اوس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی
پس بتحقیق اوس نے خدا کو ایذا دی اور فرماتے ہین واصل وہ نہین جو نیکی کے
بدلے نیکی کرے بلکہ واصل وہ ہے کہ جب اوسے قطع رحم کیا جاوے وصل کرے
ع بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردے احسن الی من اساء ٭ اور فرماتے

ہین تم مین بہتر وہ ہے جو اپنی اہل کے لیے بہتر ہے اور مین تم مین اپنی اہل کے لئے بہتر ہون اور فرماتے ہین بدتر تم مین وہ ہے جو تنہا کہاتا ہے اور اپنے لونڈی غلام کو مارتا ہے اور فرماتے ہین آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس دیکھہ کس کے ساتھہ دوستی رکھتا ہے ونعم ما قال العارف الرومی **ابیات** دور شو از اختلاط یار بد

یار بد بدتر بود از مار بد + مار بد تنہا ہمین بر جان زند + یار بد بر جان و بر ایمان زند +

اور فرماتے ہین بدگمانی سے دور رہو کہ بدگمانی سب باتون سے زیادہ جھوٹی ہے اور لوگون کے عیب تلاش نکرو اور آپس مین حسد نکرو اور بغض نرکھو اور باہم پیٹھہ نہ پھیرو یعنی قطع نسبت نکرو اور خدا کے بندے آپسمین بہائی ہوجاؤ اور فرماتے ہین جو ہمارے چھوٹے پر رحم نکرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے ہمسے نہین ایک روز آپ نے یارون سے پوچھا مفلس کون ہے عرض کیا جو مال و متاع نرکھتا ہو فرمایا میری امت سے مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزے اور زکوۃ کے ساتھہ حاضر ہو اس حال پر کہ اسے گالی دی اور اسنے تہمت زنا کی لگائی اور اسکا مال کہایا اور اسکا خون بہایا اور اسے مارا نیکیان اسکی ان لوگون کو دیجاوین جب نیکیان تمام ہوجاوین اور حقوق باقی رہین مظلومون کے گناہ اوسپر ڈالے جاوین پس دوزخ مین ڈالا جاوے اسیطرح سب معاصی اور گناہون کی نسبت وعید شدید وارد ہوا اور اونپر سخت سزائین مقرر ہین باوجود اس کے نفس کو خواہشون سے نہ روکنا اور اوسکے تہوڑے مزے کے واسطے بڑی بڑی مصیبتین اور دوزخ کی تکلیفین گوارا کرنا نری نادانی اور حماقت ہے بلکہ ان حرکتون سے دنیا مین بہی ذلت اور رسوائی کے سوا کچھہ حاصل نہین ہر ذی عقل ایسے لوگون کو بد رویہ اور برا سمجھتا ہے اور اونپر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے بہت بدکار کسبیونکی دہول جوتی اور گالیان کہاتے ہین اور جو آپ کو بہت دور کہینچتے ہین وہ بہی اون جہیلتا ت کے کہ اکثر رنڈیون کی باندیان اور قوم کی کولنین اور چماریان ہوتی ہین ہزار طرح کی خوشامد اور چاپلوسی کرتی ہین اور نخرے اور غمزے اوٹھاتے ہین نہ ان باتون سے عزت جاوے نہ اونکی ریاست مین بٹہ لگے شراب خوار کیسی متعفن چیز

جسکی بدبو سے طباع سلیمہ کوسون بہاگتی ہین زہر مار کرتے اور اوسکے نشے مین بہک
کر لوگون کو اپنے پر ہنسواتے ہین اور افیونی ایک کڑوی چیز کہاکر بیلے جنگے بدن کو سست
اور عقل کو ضعیف کردیتے ہین اور پینک مین عجیب وغریب حرکتین کرتے ہین چورون
اور جواریون کی ذلت اور بہنگیڑون کی حماقت اور نادانی اور لوگون کی نگاہ مین
بیقدری آفتاب نیمروز سے اظہر ہے اور قیامت کی رسوائی اور خرابی اس سے کرورون
درجہ بدتر اور ارتکاب معاصی باعتماد اسکے کہ خدا رحیم وکریم ہے ہم کسیقدر گناہ کرین
وہ اپنے فضل وکرم سے بخشدیگا اور ہمارے پیغمبر شفیع المذنبین ہین شفاعت کرکے
بخشوا لینگے اور دروازہ توبہ کہلا ہے وقت مرگ ہم توبہ کرکے گناہون سے پاک
ہوجاوینگے سخت جہالت اور حماقت ہے جسطرح خدا کا رحم وکرم نہایت نہین رکہتا
اوسکا غضب اور غصہ بہی بہت سخت ہے رحمت پر بہروسا کرکے گناہ کرنا اور اوس کے
قہر وغضب سے نہ ڈرنا حماقت کا مقتضی ہے اور اوسکی قدرت پر اعتماد کرکے زہر نہ کہانا
اور رحمت پر اعتماد کرکے ورطہ معاصی مین پڑنا ازاجنون ومالیخولیا ہے کیا رحم وکرم
اوسپر واجب ہے اور وہ قہر وغضب نہین کرسکتا حضرت رسالت فرماتے ہین انی
ارے مالا ترون واسمع مالا تسمعون مین دیکہتا ہون جو تم نہین دیکہتے اور سنتا ہون جو
تم نہین سنتے اطت السماء وحق لہا ان تاط آسمان رویا اور اسکے لیے رونا واجب کیا
گیا والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربعۃ اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجد اللہ قسم
اوسکی میری جان جسکے قبضہ قدرت مین ہے آسمان مین چار انگشت جگہہ نہین مگر
ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکہے خدا کو سجدہ کررہا ہے واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا خدا کی قسم اگر تم جانتے جو مین جانتا ہون تو تہوڑا ہنستے اور بہت
روتے وما تلذذتم بالنساء علی الفرشات ولخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ
اور عورتون کے ساتہہ بچہونون پر لطف نہ اوٹہاتے اور جنگلون کی طرف خدا کی
جناب مین فریاد وزاری کرتے نکل جاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف
سے شب وروز کانپا اور رویا کرتے ایک روز جبرئیل علیہ السلام پیام لائے اے

ابراہیم اسقدر کیون روتا ہے کہین تونے دوست کو دوست سے ڈرتے دیکہا ہے
کہا اے جبرئیل جسوقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہون سب دوستی بہول جاتا ہون اسیطرح
تمام انبیا و مرسلین و ملایکہ مقربین اوسکے خوف سے بید کی طرح کانپتے ہین ہرچند سرور
عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو منصب شفاعت عنایت ہوا اور شفاعت آپ کی کبایر و
صغایر کو شامل لیکن بعض مسلمانون کا ارتکاب معاصی سے دوزخ مین جانا اور بعض کا
بشفاعت آپ کے اوس سے نجات پانا بہی ثابت کیا قرفون دوزخ مین جلنا اور زقوم
و حمیم کہانا پینا اور طرح طرح کی مصیبتین جنکا ایک شمہ اہل دنیا پر تقسیم کیا جاوے ایک
بہی زندہ نہ بچے اوسکا نا سہل سمجہتے ہو کہ بیخوف و خطر خدا اور رسول کی نافرمانی اور شیطان
اور نفس امارہ کی فرمانبرداری کرتے ہو تمام عمر کا عیش و عشرت ایک ساعت کے رنج
و مصیبت دنیا سے مکدر ہوجاتا ہے دوزخ کے عذابون اور تکلیفون سے کب مقابل
ہوسکتا ہے پہر اس تہوڑے آرام و راحت کے لئے ایسی سخت مصیبتین گوارا کرنا دانائی
ہے یا نادانی سوا اسکے شفاعت و اسطے نجات کے مشروط بایمان ہے یہ کس طرح
معلوم ہوا کہ باوجود اصرار معاصی وقت موت تک ایمان قایم رہے گا اکثر گناہون سے
انجام کو ایمان جاتا رہتا ہے شیطان جس نے اسّی ہزار برس عبادت و ریاضت
کے بسبب تکبر کے تمام خلق سے بدتر ہوگیا اور بنی اسرائیل کہ پیغمبرون کی اولاد
تہے حسد اور حب دنیا اور دوستی مال و جاہ کے سبب حضرت رسالت علیہ افضل
الصلوۃ و التحیۃ پر ایمان نہ لائے اور قران مین صاف ارشاد ہوتا ہے انجام بدکارونکا
یہہ ہوا کہ اونہون نے خدا کی آیتین جہٹلائین ثم کان عاقبۃ الذین اساؤا السوای ان
کذبوا بایات اللہ توبہ آج سے کل آسان نہوگی آب دیدہ سے وضو کرکے جناب
الہی مین رجوع کرو کیا عجب دریاے رحمت جوش مارے اور لوث معصیت سے پاک
کردے ورنہ جڑ گناہ کی جسقدر زیادہ رہے گی زیادہ سخت ہوگی جب کل سخت دیکہیو
گے دوسرے دن پر ٹالوگے یہانتک کہ موت سرپر ناگہان آجاویگی پہر حسرت و ندامت
کے سوا کچہہ حاصل نہوگا اور گور مین یا قیامت کو اگر لاکہہ بار توبہ کروگے کوئی نہ سنے گا

بلکہ گناہون پرہی اصرار ہے تو دنیا کا عیش و عشرت بہی جسکے لیئے عذاب آخرت گوارا
کرتے ہو قریب الزوال ہے وہ وقت نزدیک ہے کہ سُرخ آندہی اور زلزلہ آوے
اور کچھہ لوگ زمین مین دہنس جاوین اور بعض کی صورتین مسخ ہون اور آسمان سے
پتہر برسین ترمذی کی حدیث مین وارد اذا اتخذ الفئ دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ
مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت
الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم واکرام الرجل
مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ اولہا
فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلۃ وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتابع کنظام قطع سلکہ فتتابع
یعنی جب غنیمتین دولتین اور امانت غنیمت اور زکوۃ تاوان قرار دیجاوے اور علم
حاصل کیا جاوے نہ واسطے دین کے مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری اور مان کو نافرمانی
اور یار کو نزدیک اور باپ کو دور کرے اور مسجدونمین لوگ چلاکر بیہودہ باتین کرین اور
فاسق قبیلہ اونکا سردار اور ارذل قوم اونکا کفیل ہو اور مرد بخوف اوسکی شرارت
کے تعظیم کیا جاوے اور گانے والی لونڈیان اور باجی ظاہر ہون اور شرابین پیجاوین
اور اس اُمت کے پچہلے اگلونپر لعنت کرین تو ان امور کے نزدیک انتظار کرو سُرخ آندہی
اور زلزلے اور زمین مین دہنسنے اور صورت بدلنے اور آسمان سے پتہر گرنے اور قیامت
کی نشانیونکا کہ ایک بعد دوسرے کے پہونچین مانند لڑی کے جسکا ڈورا کٹ جاوے
پس پے درپے گرین یعنی اشیاے منظومہ پس بلمانو یہہ سب علامتین اس زمانے مین
موجود ہین اب بہی ان حرکتون سے باز آو اور خدا سے ڈرو اور اندہون کی طرح
چاہ ضلالت مین مت گرو اور ان مصیبتون مین جنکے ذکر سے کلیجہ مونہہ کو آتا ہے
اور خوف سے پتہ پہٹا جاتا ہے مت پہنسو خدا تعالے مجہے اور تمہین ان بلاؤن اور
دنیا و آخرت کے سب عذابون اور مصیبتون سے بچاوے اور شیطان اور نفس امارہ
کی پیروی سے بچاکر طریق مستقیم شریعت اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت
پر ثابت قدم رکہے اور وقت آخر ایمان کے ساتہہ اوٹہاکر اوس جناب کے

شفاعت اور انواع کرامت سے مشرف فرماوے وہو بالاجابۃ جدیر و علی ما یشاء
قدیر دسوان **فرقہ** جامع عیوب عالم یعنی نفس امارہ اس ننگ بنی آدم کا کہ
باعتبار اس جامعیت کے حکم جماعت مین ہے رات دن شیطان کی خدمتگاری کرتا ہے
ایکدم یاد مولے کی طرف راغب نہین ہوتا شب و روز غفلت مین گرفتار ہے اور نیک
کامون سے بیزار ہے روز و شب کہاتا ہے یا سوتا تجہے + چاہیئے اس حال پر رونا
اے نفس سرکش تو شرارت سے باز نہین آتا اور ہر وقت نیا رنگ لاتا ہے ع چون
گرسنہ میشوی سگ میشوی + سخت تر بیوند و بدرگ میشوی + چون شدے تو سیر مردارے
شدی + بیخبر افتادہ دیواری شدے + پس دمے مردار و دیگر دم سگے + کے کنی در رہ
شیران خوش تگے + ہر چند خدا و رسول کو شفیع لاتا ہون اور سکرات موت اور گور کے
سختی اور محشر کے ہولون اور دوزخ کے عذابون سے ڈراتا ہون اپنی شرارت اور کبر و
نخوت سے ہاتھ نہین اوٹہاتا اے نادان تو دو حرف پڑہ کر اسقدر مغرور ہوا کہ شہر مین
کسیکو اپنے برابر نہین جانتا دستار خواجگی سر پر رکہکر خلق خدا کو حقیر سمجہتا ہے اور اونپر
طرح طرح سے طعن و تشنیع کرتا ہے تو بہی کتب درسیہ منطق و فلسفہ پڑہاتا ہے معلوم نہین
غرض تیری اس سے کیا ہے اور بہت گناہو نمین مبتلا ہے اور جیسے سمجہا ہے مجہے سمجہہ
اعتماد نہین خدا جانے کسلیئے باز رہتا ہے اے احمق اپنے عیب نہ دیکہنا اور لوگون کے
عیوب پر نظر کرنا کب روا ہے بلکہ مسلمان حکم آئینہ مین ہین در حقیقت وہ تیری عیب
ہین جو اونمین دیکہتا ہے ہر چند تو کہتا ہے مجہے مسلمانون پر طعن و تشنیع اور اونکی
عیب جوئی مقصود نہین بلکہ صرف خیر خواہی و نصیحت منظور ہے لیکن مجہے تیرے مکر و فریب
و حیلہ و دغا سے سخت اندیشہ ہے شاید اس پردے مین اپنا کام نکالتا ہے احمد بن
ارقم بلخی رحمہ فرماتے ہین ایک سال نفس نے جہاد کی رغبت دلائی مینے سوچا خدا تعالیٰ
اوسے امارہ بالسوء فرماتا ہے یقیناً اس رغبت مین کچہہ فریب ہے کہا اے نفس اگر
تنہائی سے گہبرا کر اس حیلے سے شہرون اور بازارون کی سیر اور لوگون سے ملاقات
کیا چاہتا ہے تو مین جنگل کی راہ سے چلونگا اور کسی سے ملاقات نکرونگا اسپر بہی

راضی ہو گیا پھر کیا بے ہتھیار دشمن سے لڑونگا اور سب سے پہلے اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کرونگا یہہ بھی منظور کر لیا اوسوقت میں حیران ہوا اور جناب الٰہی میں عرض کیا الٰہی تیرا کلام سچا ہے اور یہہ النفس جھوٹا ہے اوسکے مکر و فریب سے آگاہ فرما عنایت الٰہی نے اوسکی غرض پر مطلع کیا کہ احمد میری کسی خواہش پر عمل نہیں کرتا رات دن تنہائی میں مجھے قتل کرتا ہے کاش میدان میں مارا جاؤن کہ ہر روز کی موت سے نجات اور لوگون میں شہرت اور عزت پاؤن ای نفس یوسف علیہ السلام باآن عظمت مقام فرماتے ہین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء میں تیرے مکر و فریب سے کیونکر بیخوف و خطر ہو جاؤن خواجہ ابراہیم خواص رحنے ملک روم میں ایک راہب کو کہ ستر برس سے رہبانیت اختیار کی تھی دیکھا فرمایا رہبانیت چالیس برس سے زیادہ نہیں کہا اے ابراہیم اپنے نفس کو بند کیے اور خواہشون کو روکے بیٹھا ہون تا اس شوریدہ سر کے شر سے خلق کو بچاؤن یہہ رہبانیت نہیں بلکہ سگبانی ہے اے ابراہیم کسی سے کام نہ رکھہ اپنے نفس کی فکر کر اور اوس سے غافل مت ہو کہ ہوائے نفس ہر روز نئی طرح کا لباس پہنکر دھوکا دیتی ہے ہزار طرح اس دُم سگ کو سنوارے کجی سے باز نہیں آتی اور ایک دم کی غفلت میں زنجیرین توڑکر قابو سے نکل جاتی ہے پہاڑ ناخن سے کاٹنا سہل ہے اور اس گمراہ کو راہ پر لانا سخت مشکل ہے سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند ٭ شیر آن باشد کہ خود را بشکند ٭ اسی لیے مردان دین اس سے ہوشیار رہتے ہین اور اوسپر قہر و عتاب اصل کار سمجھتے ہین ایک بزرگ فرماتے ہین مخالفت نفس مدار کار ہے اور جو اوسے شمشیر ریاضت سے ہلاک کرتا ہے مراد کو پہونچتا ہے من قتل نفسہ فانا دیتہ کسی نے خواجہ جنید رح سے پوچھا وصل کسے کہتے ہین فرمایا ترک ہوا و ہوس کو خواجہ ابوتراب نخشبی سے پوچھا توبہ کیا ہے فرمایا ہوا و ہوس چھوڑنا اللہ تعالے فرماتا ہے ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ و کان امرہ فرطا اوسکی پیروی نہ کر جسکا دل ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور اپنی خواہش پر چلا اور کام اوسکا ضایع ہو گیا افرئیت من اتخذ الہہ ہواہ کیا تو نے اوسے

دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹہیرالیا بل اتبع الذین ظلموا اہوائہم بلکہ ظالمون
نے اپنی خواہشون کی پیروی کی ولا تتبع الہوی فیضلک عن سبیل اللہ خواہش کی
پیروی نہ کر کہ خدا کی راہ سے تجہے بہکا دیگی راتبع ہواہ فتردی اور اپنی خواہش پر
چلا پس اوس نے ہلاک کردیا واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی
فان الجنۃ ہی الماوی اور جو خدا کے پاس کہڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو
خواہش سے روکے پس بیشک بہشت ہی اوسکا ٹہکانا ہے اور حدیث مین وارد ہین
چیزین آدمی کو ہلاک کرنیوالی ہین بخل اور ہوا اور عجب بحر العلوم برحاشیہ میرزاہد
جلالیہ مین ثابت کرتے ہین کہ ہوائے نفس غلطی کا سبب ہے اگر ریاضت سے یہہ
آفت زائل ہو تو فطرت انسانیہ بے قواعد منطق ادراک مین خطا نکرے بعض کاملین سے
منقول ہے نفس کا پیرو اگر آسمان پر اوڑتا ہے خدا سے دور ہے ؎ ہر کہ این
سگ را کند بند گران ٭ خاک او بہتر زخون دیگران ٭ ابراہیم خواص کہتے ہین
مینے پہاڑ پر بہت انار دیکہے نفس نے خواہش کی چکہے تو کہٹے تہے نہ کہائے ناگاہ ایک
شخص دیکہا ہزارون بڑہین اوسکے بدن سے لپٹی ہین اور گوشت اوسکا نوچ کر
کہاتی ہین قریب جا کر سلام کیا کہا وعلیک السلام یا ابراہیم مینے متعجب ہوکر پوچہا
تمنے مجہے کس طرح پہچانا فرمایا جو خدا کو پہچانتا ہے ہر شے کو جانتا ہے مینے کہا تم
کامل نظر آتے ہو دعا کیون نہین کرتے کہ خدا تعالے یہہ بڑہین دور کرے فرمایا
اے ابراہیم تو بہی خدا سے ایک حالت رکہتا ہے کس لیئے دعا نہین کرتا کہ
خواہش انار کی تیرے دل سے دفع ہو اے ابراہیم زخم بڑونکا اس عالم مین
اور زخم خواہش کا اوس عالم مین ہے ایک کامل کے نفس نے کسی کہانے کی
طرف رغبت کی اتفاقاً وہ شے اوسی وقت میسر ہوگئی تیس برس تک زبان پر
نہ رکہی بعد تیس برس کے سرور عالم صلے اللہ علیہ سلم نے خواب مین اجازت
دی اوسوقت کہائی پہر نفس کو دوسرے کہانیکی خواہش پیدا ہوئی فرمایا
اے احمق اگر تیس برس تو فریاد کرے تو شاید حضرت حکم دین اور بے حکم اونکے

سو برس تک تیرے کہنے پر عمل نکرونگا عتبۃ الغلام رح نے عبد الواحد بن زید رح
کہا فلان شخص وہ کام کرتا ہے جو مجھسے نہین ہو سکتے فرمایا وہ روکھی روٹی اور تو
چھواروں کے ساتھہ کہاتا ہے اگر تو بھی چھوارے چھوڑ دے اوسکے برابر ہو جاوے
اوسدن سے عتبہ رح نے کبھی پکا کھانا نہ کھایا اور ٹھنڈا پانی نہ پیا میوے دھوپ مین
خشک کر کے کہاتے اور پانی گرم کر کے پیتے ایک کامل کے نفس نے گناہ کی
خواہش کی گرم ریت پر لوٹتے اور فرماتے اے نفس ریت کی گرمی کا تجھسے تحمل نہین
ہو سکتا دوزخ کی حرارت کہ اس سے کروڑون درجہ سخت ہے کسطرح اوٹھاویگا
احنف بن قیس چراغ پر انگلی رکہتے اور فرماتے اے نفس تونے فلان روز یہ کام
اور فلان دن یہ کام کیا احمد بن موسے خضری نے نفس کی خواہش سے ایک نوالہ
گرم روٹی کا مونہہ مین رکھہ لیا فوراً تھوکدیا اور روکر کہا خدایا شاید تجھے مجھپر عذاب
منظور ہے کہ خواہش کو مجھپر مسلط کیا ہے توبہ کرتا ہون معاف فرما مالک بن ضیغم رح
فرماتے ہین بیٹے بازار بصرہ مین ایک ترکاری بکتے دیکھی دیکھی نفس نے خواہش
چالیس برس ہوئے آجتک نہین کھائی حسان بن سنان رح نے ایک کوٹھری دیکھہ
کر پوچھا کسنے بنائی ہے پھر نفس سے کہا تجھے اوسکے پوچھنے سے کیا حاصل قسم خدا
کی تجھے اس حرکت کی سزا دونگا اور سال بھر روزہ رکھونگا ابو طلحہ رض نخلستان مین
نماز پڑھتے تہے اوسکے خیال مین رکعتون کی گنتی بھول گئی باغ خیرات کر دیا
حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر گھوڑون کے دیکھنے مین قضا ہوئی سب
گھوڑے قتل کرا دیئے تمیم داری کی ایک رات سونے مین نماز شب قضا ہوئی اوسکے
جرمانہ مین سال بھر نہ سوئے ایعزیز خواہش نفس اصل سب بلاؤن کی اور جڑ سب گناہون
کی ہے قابیل کو اسی نے حسد کی رسی سے جکڑا اور فرعون کو جب ریاست کے
جال مین پھانسا موسی علیہ السلام نے خضر پر دو اعتراض کیئے صحبت برہم نہوئی تیسرے
مین خواہش کی بو پائی گئی لو شئت لاتخذت علیہ اجرا جدائی کی ٹھیری ہذا فراق
بینی و بینک زلیخا کو خواہش نے محتاج اور یوسف ع کو ترک ہوا نے صاحب تاج

کردیا ابتدا ہر بدی کی اسی مفسد سے ہے شیطان بے مدد اسکے دخل نہین پاتا اوسے بہی اسی نے وادی کبر ونخوت مین ہلاک کیا شیطان اگرچہ رگ وپے مین دخل کرسکتا ہے مگر وزیر بیرونی ہے اور یہہ گہر کا بہیدی اور دشمن درونی اور عداوت اوسکی ظاہر اور اسکی پوشیدہ ہے اور چہپا دشمن ظاہر دشمن سے بدتر کہ آدمی اوس سے ہوشیار رہتا ہے اور یہہ دہوکے مین ہلاک کرتا ہے ہر وقت گہات مین رہتا ہے جب فرصت پاتا ہے بصیرت پر پردہ ڈالکر راہ حق سے بہکا دیتا ہے بلکہ یہہ محبوب ہے اور انسان دشمن کی بات نہین سنتا اور محبوب کی بات بے تامل قبول کرتا ہے حبک الشی یعمی ویصم منصور حلاج فرماتے ہین علیک بنفسک فان لم تشغلہا شغلتک ع ترا بانفس کافر کیش کار یست + بدام آرش کہ او طرفہ شکار یست + گرت مار سیہ در آستین است + بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است + آدمی کو چاہیے ہر وقت اس مکار دغاباز سے ہوشیار رہے اور زجر و توبیخ اور نصیحت وملامت اور تہدید وعتاب اور قہر وعذاب سے جسطرح ہوسکے قابو مین لاوے ع نفس فرعونیست او را خوار کن + تا نیارد یاد از کفر کہن + دشمن راہ خدا را خوار دار + وزد را منبر منہ بردار دار + اور اوسکے خلاف پر کمر مضبوط باندہے اور لگام تقوی کی اوسکے مونہہ مین دے یہان تک کہ سرکشی اور شرارت سے باز آوے اور حق کا مطیع اور منقاد ہوجاوے اوسوقت اوسکی تعذیب سے ہاتہہ اوٹہاوے کہ دشمن کو جب دوستی ظاہر کرے اور اضرار سے باز آوے ایذا دینا مروت سے بعید ہے فان جنحوا للسلم فاجنح لہا ہان اوسکی دوستی پر اعتماد بیجا ہے مبادا دوست بنکر دشمنی کرے ع بر تو ضعہاے دشمن تکیہ کردن ابلہی است + پا بوس سیل از پا افگند دیوار را + البتہ اگر وقت اجابت میسر ہووے دعا کرے الہی اس رہزن کو راہ سے اوٹہا اور مجہے اسکے مکر وفریب سے بچا

ابیات نفس من بگرفت سرتا پاے من + گر نگیری دست من واے واے من + نے نازد این نفس سرکش چنان + کہ عقلش تواند گرفتن عنان + کہ با نفس وشیطان برآمد بزور + نبرد پلنگان نیاید ز مور + بمردان راہت کہ راہی بدہ + وزین دشمنانم

پناہ بے بدہ + بپاکان کز الائشم دور دار + وگر زلتے رفت معذور دار + ۵
الٰہی خدائی پاک بے انباز و یار + دست گیر و جرم ما را در گذار + یا دوہ مارا نخستہای
رفیق + کہ ترا رحم آوردان بے رفیق + ہم دعا از تو اجابت ہم ز تو + ایمنے از
تو مہابت ہم ز تو + گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن + مصلحی تو ای تو سلطان سخن +
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی + گرچہ جوی خون بود نیلش کنی + اینچنین میناگریہا
کار تست + اینچنین اکسیر ہا ز اسرار تست + اے مرہم ریش دلفگاران + وے
چارہ کار خطاکاران + مگذار چنین ذلیل و خوارم + از راہ کرم برار کارم + سرگشتہ
مکن مرا ازین بیش + بنمائے رہم بجانب خویش + در وادی معصیت اسیرم + مگذار
کہ تشنہ لب بمیرم + ہر چند بد و گناہگارم + از لطف تو بس امیدوارم + خجلت زدہ ام
ز کردہ خویش + و ز شرم سرے فگندہ در پیش + چون آمدہ ام بعذر خواہی +
نومید مکن مرا الٰہی + و آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام
علی سیدنا و مولنا محمد و آلہ و صحابہ اجمعین ؏

تمت

تقریظ بفکر ناقص ہیچمدان محمد فرزند حسین احسن کارپرداز مطبع صبح صادق سیتاپور بطور خاتمہ

خدائے وحدہ لاشریک لہ جل جلالہ و عز نوالہ کی ثنا و صفت انسان سراپا جرم و عصیان سے محال ہے لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْکَ سے قدم آگے بڑھائے کیا مجال ہے ہماری ہدایت اور تعلیم کے لئے کیسے کیسے انبیا اور مرسلین بھیجے اور نیک و بد سے آگاہ کیا خصوصاً محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ شاہ انبیا افتخار ہر دو سرا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم جیسے اولو العزم پیغمبر کی امت با برکت میں پیدا ہونیکا امتیاز بخشا شریعت غرا کا چراغ ہم گم گشتگان بادیہ ضلالت کی رہنمائی کے واسطے شاہراہ علم الیقین پر رکھا درستی انتظام ممالک بطون کے لئے اولیاے امت کو اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ و اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ الخ کے خلعت سے سرفراز اور اصفیا و صدیقین و شہدا کو تشریف اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ الآیہ سے ممتاز ہیں مامور کیا شائستگی و صلاحیت مواد عالم ظہور کے واسطے اتقیاے شریعت اور علماے صاحب فضیلت اَلْعُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِی اِسْرَائِیْلَ

کو منصب ہدایت و ارشاد دیا کہ جنہون نے کس کس تشریح اور تفصیل سے ہر قسم کی کتابین
تصنیف کر کے عام دیسی زبان مین شائع کین اور معاصی اور جرائم کے ترک کی ہدایتین
فرمائین اور اوامر و نواہی کی بھلائیان برائیان بتائین ہم لوگ اپنی شامت اعمال سے
ایسی باتین کب سنتے ہین اوس طرف کہان توجہ کرتے ہین کوئی عبد الوہاب نجدی کا طریقہ
پسند کرتا ہے کوئی سید احمد خانی وضع پر مرتا ہے کوئی چار ابرو کا صفایا کر کے قطب الارشاد
بنا ہے کوئی نماز و روزہ چھوڑ کر غوثیت کا دعوے کر رہا ہے کوئی مسئلہ تفضیل مین بیجا بحث
و تکرار کرنے پر اڑا ہے کوئی نفس امارہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ کے فریب مین پڑا ہے
غرض کہ علاوہ تفریق شیعہ و سنی کے خاص کر مذہب اہلسنت و جماعت مین کسقدر فرقہ ہوگئے
ہین سواد اعظم صراط المستقیم پر بہت کم قائم رہے ہین یا الله ہماری اس ضعیف حالت پر رحم
فرما اور ہمکو راہ راست دکھا اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کو اثر اجابت دے بلکہ راہ راست پر چلنے
کی ہمکو سعادت دے علما کے بیان مین وہ تاثیر پیدا کر دے کہ کوئی شخص اجادہ سواد اعظم سے
باہر قدم نہ رکھے کتب ہدایت و ارشاد کو وہ اثر دے کہ کوئی متنفس اپنی جان سے جدا ایک دم بھی
اب ہم اپنے برادران دینی کو یہ مژدہ تازہ سناتے ہین جو کچھ علمائے امت سے ہدایت و ارشاد
و صراط المستقیم کا بیان سنا اور سنتے آتے ہین اوسے آنکھون سے دکھاتے ہین اور خیر خواہی کی
راہ سے سمجھاتے ہین کہ یہ کتاب جسکا نام ہدایۃ البریہ ہے نقد جان دیکر خریدو تو جو کچھ اسمین لکھا ہے
گوش ہوش سے سنو اور راسیر دل سے عمل کرو جس ضلالت اور گمراہی کی راہ اختیار کی ہے
قطعاً چھوڑ دو یہ کتاب ایک فاضل اجل و عالم باعمل حامی شرع متین شارع دین مبین مروج
احکام شریعت ماہر علوم طریقت و حقیقت مولوی محمد نقی علی خان مغفور بریلوی کی منجملہ
دیگر تصانیف کے عمدہ یادگار ہے کتاب کے ملاحظہ سے سعی و کوشش مولف کی آشکار ہے آپنے
نہایت جد و جہد سے اون چند فرقون کا جو اہل سنت و جماعت مین بالفعل ہو گئے ہین ابطال
فرمایا ہے کفر و ضلالت کے ترک کا سیدھا رستہ بتایا ہے عام فہم اردو زبان سلیس بیان مین
تحریر شستہ سنجیدہ آیات و حدیث کی موافق تقریر ہے اب ہم کچھ مختصر حال مصنف مغفور کا
بیان کرتے ہین آنکے سلف و خلف کا بھی حال لکھتے ہین آپ رئیس ابن رئیس اور عالم خاندانی تا تشنہ

خاص شہر بریلی کے ہین آپ کے والد ماجد مولوی رضا علیخان صاحب بہت بڑے عالم علوم دینی و دنیوی کے
تہے خدا نے دولت دین و دنیا سے مالامال کر دیا تہا انکے والد ماجد کو علاوہ فاضل اجل ہونیکی ایسا ایثار
اعظم کیا تہا کہ صدہا روپیہ روزانہ فقرا و محتاجونکو دیتے تہے غرض کہ تمام ابا و اجداد انکے ایک سے ایک
بڑھکے تہے جناب مصنف مغفور کو حضرت قبلہ خافقین و کعبہ ثقلین ہادی دین اجل شریعت و طریقت رہنمای
منازل حقیقت و معرفت قطب الارشاد افتخار عباد و زہاد عالم علوم معقول و منقول واقف غوامض
فروع و اصول حضرت سید آل رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ قادری مارہروی و سجادہ آرای سجادہ
برکاتیہ سے بیعت و خلافت حاصل تہے آپ اس خاندان کے خلیفہ تہے اب آپ کے خلف اکبر عالم باعمل فاضل
اجل فخر علماء زمان افتخار فضلاء دوران مولوی احمد رضا خان صاحب کہ یہ بہی خلیفہ حضرت جناب
ممدوح کے ہین موجود ہین آپ ہی کی فرمایش سے اس کتاب اور دیگر چند کتب مصنفہ مولویصاحب
مغفور کا چہاپنا شروع ہوا تہا اس عرصہ مین مولویصاحب مغفور نے ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۷ھ کی ۲۹ تاریخ
کو اس دار فانی سے ملک جاودانی کیطرف انتقال فرمایا اللہ عزوجل بحر رحمت فرماوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ ۞ اب یہ کتاب تمام و کمال مطبع صبح صادق سیتاپور مملوکہ سید محمد صادق صاحب وکیل
مین ۲۹ صفر ۱۲۹۸ھ کو چہپکر تیار ہوئی ہے ۳ر فی جلد قیمت مقرر کی ہے جناب فیضماب حافظ سید
محمد اسمعیل حسن صاحب نے صحت فرمائی ہے حضرت سیدنا و مقتدانا سید شاہ محمد جعفر حسین صاحب چشتی مارہروی
مدظلہ العالی مہتمم و منصرم و منیجر جملہ کارخانجات و برادر حقیقی مالک مطبع نے اپنے اہتمام سے چہپوائی ہے
جو صاحب خریدنا چاہین متفرق ۳ر اصل و ۲ر محصول ڈاک بہیجکر طلب فرماوین المشتہر سو جلد
کے خریدار کو ۲ر مین بہی مل سکتی ہے ۳ جنوری ۱۸۸۱ع کو مطبع صبح صادق سیتاپور واقع محلہ
تامسن گنج مین چہپکر تمام ہوئی فقط

اشتہار

صحت نامہ کتاب مستطاب ہدایۃ البریہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	الخفی الخفی	الخفی الخفی	″	۹	ص	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
″	۷	مسمابہ	مسماۃ	″	۲۱	آیمہ	ائمہ
″	۱۳	جبیر	جبر	″	۲۲	حریہ	حربیہ
۳	۳	بالہدایۃ	بالہدایۃ	۵	۴	رو	روے
″	۶	گو	گو	″	۵	ہیمی	ہیثمی
۴	۲	خمار	جمار	″	۷	اجوہ	رجوہ
″	۵	صفت	صنعت	″	۸	یو	لو
″	۲۰	ع	علیہ السلام	″	۱۰	معین سے	معین کی
″	۲۱	نام	تمام	″	۱۳	رائے	رائے سے
″	۲۲	العزیر	العزیز	″	۱۷	شرومہ طلبا	شرذمہ قلیلہ
۵	۱۴	تبیعیھم	تبیعیھم	″	″	سے لیے	سے لیے
۶	۳	تجدیدیہ	تجدیدیہ	″	۲۱	سے علے	بدعتی
″	۱۷	منعہ	منبہ	۱۰	۲	ماتریدیہ	ماتریدیہ
″	۲۰	آ	ا	″	۱۴	برغم	بزعم
۷	۱۳	حقیقت	حقیت	″	″	مرجوع	مرجوح
″	۱۷	وم	وہ	″	۲۰	فضاے	قضاے
″	۱۸	واؤو	واو و	″	۲۱	اوسمین	اوسمین
″	۱۹	عبادت	عبادت	″	۲۳	ماثمعوہ	سمعوہ
″	۲۰	واؤو	واو و	″	۲۳	جیسے	جسے
۸	۱	ص	علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ	۱۱	۱	ترجیج	ترجیح
″	۹	ذخا	ذخار	″	″	ہدایت	مذاہب
″	۱۱	الرحال	الرجال	″	۲	شریعت اونی	چشمہ شریعت اعلیٰ
″	۱۲	نفرسیا	نفرسیا	″	۶	طبعی	طبیعی
″	۱۵	اولہ	اولہ	″	″	کتابین	کتابین
″	″	وجہ	وجہ	″	۸	بالائی	بالرائے
″	۱۸	تعبین	تعیین	″	″	اوراوراو	اور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
″	۱۴	امر	اوامر	″	۱۰	احمرہا	احمرٰہا
″	۱۵	ہونی	ہوئی	″	۱۳	نتنظر	منظر
″	۱۶	توجہ	توجیہ	″	۱۷	موانق	موافق
″	″	ُ	ً	۱۷	۶	مرض	مرتاض
″	۲۱	تعلّم کا	تعلیم پر	۱۸	۱	لیسروا	یُسرا
″	۲۲	بس	بنُس	″	″	لمنہیہم	لنہدینہم
۱۲	۳	غزالی	غزّالی	″	۲	الغریر	العزیز
″	۷	فلاسفہ	فلسفہ	″	۴	نشنیدہ	نشنیدہٗ
″	۱۵	دوانون	دوائون	″	۶	مضبوط	مضبوط
″	۱۹	شر	ثمر	″	۱۰	معزر	معزز
″	۲۰	فضولیات	فضولیات سے	″	۱۸	بیرخبان	نیزخبان
″	۲۱	رین	دین	″	۱۹	کی نماز	نماز کی
″	″	توجہ	توجیہ	۱۹	۱۴	رعموا	زعموا
۱۳	۱	اوراونکی	اورونکی	″	۲۰	تھی	ہے
″	″	مارنے	مارتے	۲۰	۲	تنک	تنگ
″	۸	بیے	سبے	″	۴	شاید	برتقدیر صحت نقل شاید
″	۱۸	یالطبع	بالطبع	″	۷	ینغہ	بینہ
۱۴	۴	بنانے	بناتے	″	۲۱	ستا	سیا
۱۵	۱	الطرقیہ	الطریقۃ	۲۱	۵	ص	صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
″	۳	ہیمار	بیمار	″	″	ابد	اہد
″	۹	اونے	اوس سے	″	۱۲	اوسپر	اسپر
″	۱۷	بحکم	بحکم ازل	″	۲۱	الفازندن	الفائزون
″	۲۳	قریب	قریب	۲۲	۱۸	مرجوع	مرجوح
۱۶	۳	تصرت	معترف	″	۲۰	تابغین	تابعین
″	″	راجعنی	ارجعنی	″	۲۲	احیا	احیار
″	۷	مولہ	مولنہ	۲۳	۳	تتزیہی	تنزیہی
″	″	یوجہ	بوجہ	″	۷	لغیض	بعض
″	″	بخبر	بخیر	″	۱۱	حلال	حلالًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
״	۱۴	اولہ	اولٰہٗ	״	۲۲	قہم	فہم
״	۱۵	بغدادی	بغدادی امام ابوثور	۲۹	۱۴	ترویج	ترویج
״	۱۶	اور امام احمد	امام احمد	۳۰	۸	اجتنبوا	اجتنبوا
״	״	محاسنی	محاسبی	״	״	اوراور	اور
״	۱۸	داوود	داوو	״	۹	نبیاً	بناءً
۲۴	۱	توجہ	توجیہ	״	״	فتبینوا	فتبینوا
״	۱۲	مناقشہ	مناقشۃ	״	״	تصیبوا	تصیبوا
״	۱۴	جسن	حسن	״	۱۲	وزن	وزر
״	۱۹	اغنبر	اغبر	״	۲۳	بل جزار	بل
״	۲۲	یذہین	یذہبن	۳۱	۲	بدول	بدول
۲۵	۱۵	بموت	لموت	״	۴	ٹہرا	ٹھہرا
״	۲۱	جیٹرہ	جٹرہ	״	״	وہ بہی	کہ وہ بہی
״	۲۲	جور	حور	״	۱۲	وجہہ	وجہ
۲۶	۳	صیحت	صحت				
״	۱۹	دوبیتے	دو دیتے	״	۱۶	العزیہ	العزیز
۲۷	۲	وبعد	بعد	״	۱۷	کہانیمین	گھاٹی مین
״	۱۰	بات	باب	۳۲	۶	غضب	عضب
״	۱۲	با	بما				
״	״	آبابکم	آباءکم	״	۱۸	الذینہم	الذین ہم
״	۱۳	لاتصلوتکم	لاتضلونکم	״	۲۱	یوسنیٹد	یوسنٹد
״	״	ہووینگے	ہونگے	״	۲۳	اور بہت	بہت
״	۱۴	باب	باپ				
״	۱۵	بلکہ بہی	بلکہ جو	۳۳	۲	ابو العلے	ابو یعلی
״	۱۷	رائج	مین رائج	״	۱۹	اونسی اپنی ماٹھی	اونپر سے اپنی
״	۲۲	کسب	کتب			ادب کے لئے	لاٹھی ادب
۲۸	۱۰	بالہدایت	بالہدایۃ			مت اوٹھا	دینے کی نہ ہٹا
״	۱۲	ہوتی	ہو				
״	۱۳	سمجہا	سمجہنا	״	۲۱	کرنے والون	کرنیوالیون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۲	بھی	ہے
۳۵	۱۰	نیکی	نیکی کی
"	۱۷	غیبت	عیب
۳۶	۱	ہووینگے	ہونگے
"	۴	متصور	مصوّر
"	۹	جیسے	جسے
"	"	کرنے	کرتے
"	۱۰	مفعول پر	مفعول بہ
"	۱۴	جان	جہان
"	۱۹	تشبیہ	تشبُّہ
"	۲۲	اوسے	اوس سے
۳۷	۱۲	اسنے	اسے
۳۸	۱۵	اطب	اطّت
"	"	روتا	چرچرایا
"	"	اسکے	اوسکے
"	"	رونا	چرچرانا
"	۱۶	جبہتہ	جبہتہ
"	"	للہ	للہ
"	۱۸	یضحکتم	تضحکتم
"	۱۹	لبیکیتم	لتبکیتم
"	۲۰	تلذوتم	تلذذتم
"	"	تجزختم	تجزجتم
"	"	الصورات	الصعدات
"	۲۱	اوٹھاے	اوٹھاتے
۳۹	۴	سفاعت آپکی	آپکی شفاعت
"	۶	زنوم	زقوم
"	۱۶	حیب	حسب
"	۱۸	عاقبۃ	معاقبۃ
"	"	السوٗ	السوأی
۴۰	۳	جاین	جائین
"	۴	د لا	دولا
"	"	الامانۃ	الامانۃ
"	۵	بغر	بغیر
"	"	اباہ	اباہ
"	۶	اکرام	اکرم
"	۷	القیبات	القیبات
"	"	المعارف	المعارف
"	۸	فارتقبوا	فارتقبوا
"	"	زلزلہ	زلزلۃ
"	"	تحدفا	تحدفا
"	"	تتابع	تتابع
"	۱۲	اراذل	ارذل
۴۱	۱	بالاجابۃ	بالاجابۃ
"	۷	سخت تر	سخت بہ
"	۹	ہرچند	ہرچند لحاظ
"	۱۴	جسے	جیسے
"	۱۸	منطور	منظور
۴۲	۱	راصی	راضی
"	"	کیا	کہا
"	۲	فربان	قربان
"	۶	ابرئی	اجرئی
"	۱۱	سگبانی	سگبانی
"	۱۳	سنوارے	سنواریے
"	۲۲	قرطا	قرطا
"	۲۳	اذئیت	اذائیت
"	"	اللہہ	الٰہہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۳	اور اپنی	یعنی جو	۴۵	۷	حبک الشی	حبک الیشی
"	۴	چلا میرا دشمن ہلاک	چلے اوسکا کمانان	"	۸	علیک	علیک
"	"	کرو یا	کہ تو ہلاک ہوجائیگا	"	۱۲	غداب	عذاب
				"	۱۳	سبز	سنبز
"	۵	الجنتہ	الجنۃ	"	۱۷	فان	فان
"	۱۳	بڑین	بترین	"	۱۸	اعتما	اعتماد
۴۴	۳	جھوارون	جھوہارون	"	۶	دو شمنی	وشمنی
"	"	جھوارے	جھوہارے	"	۱۹	العزیہ	العزیۃ
"	۴	فمیر	خمیر	"	۲۰	ہوے	ہو
"	۸	اخفق	اخنف	"	۲۲	نازہ	تازہ
"	۹	خضری	حضرمی	"	۲۳	برآمد	برآید
"	۱۲	بکتے ویکتی	بکتے	"	"	رشمنانہم	وشمنانہم
"	"	خواہش	خواہش کی	۴۶	۳	رفیق	رقیق
"	۲۰	جب	حب	"	"	رہے	اے
"	۲۲	لاتخذت	لاتخذت	"	۹	روہ	زدہ
"	"	مہری	مھہری	"	۱۱	وعوہیا	وعوہنا
"	۲۳	۶	علیہ السلام	"	"	اللہ	بللہ

قطعہ تاریخ طبع بفکر رسا و ذہن ذکا شیخ مبارک الہی صاحب ماہر وی متخلص بہ اوستاد
کاتب و مصلح سنگ و نقاش مطبع صبح صادق سیتاپور شاگرد محمد فرزند حسین مہتمم مطبع مذکور

حضرت فاضل تقی و علی
ہادی خلق نام او گر وید
بہر تاریخ سال ہجری او
دیگر از بہر سال ہجری گو

آنکہ بد عرش شرع را چو عماد
گشت مجموعہ صلاح و رشاد
خوب تر طبع داد گو اوستاد
اے خدا جلگی سرآمد او

گرہ بہر ہدایت اسلام
شد مرا فکر از پئے تاریخ
از سر فکر و غور و قول ذکی
شمع بزم ہدایت ادی

ماتہ جمیع از صلاح و سداد
گفت ہاتف کہ ہیچ فکر مباد
نیز آمد از سال عیسوی داد
روشنی قبول بود زیں طبع

تاریخ طبع بفکر منیر ہادی حسین احمد علیخاں صاحب خلف منشی محمد خاں صاحب مرحوم دار وغہ انگریزی سیتاپور پسند

جب چھپ چکی کتاب بعد نظر
ہو جو کرم جناب مولوی نے لکھی
کر حمد مگر چھپ گو لکھ دو تاریخ

کی بنئے جو فکر سال ہجری و فن
ہو خوب ہدایۃ البریہ چھپے

بے پردہ غیب سے بشارت آئی

(انتھیٰ)

بسم الله الرحمن الرحیم

تذکرهٔ طاهره و ترجمهٔ زاهرهٔ حضرت مصنف علّام قدس سره بالاکرام

منقول از تحریر معظم شرح قصیدهٔ اکسیر اعظم تصانیف ابن المصنف عالم علوم عقلی و نقلی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب قادری سلّمه
امام المحققین ختام المدققین حامی السنن ماحی الفتن بقیة السلف حجة الخلف فرید اوانه وحید زمانه حضرت جناب
مولٰنا مولوی محمد نقی علی خان صاحب روّح الله روحه و نوّر ضریحه اجلّ و اعلم اکمل
و اعظم خلفاے حضور پر نور آقاے نعمت دریاے رحمت سیدی و مرشدی و ذخری لیومی و غدی حضرت
سید شاه آل رسول احمدی رضی الله تعالی عنه و ارضاه ماه تابانش غرهٔ رجب ۱۲۴۶ هجریه
بر افق هستی تافت و پیش والد ماجد خود سید العلما سند العرفا جناب مولٰنا مولوی محمد رضا علی خان صاحب
قدس سره الملک الواهب درس گرفت و باندک زمانے در علوم عقلیه و نقلیه بارع و بر فضلاے اعصار و امصار
فائق بر آمد در علوم دینیه تصانیف دارد بغایت رائقه از دو صد جزو متجاوز و اورا بکیفیت تقدیر علی مجاهد
دین هدی بیضا بود و از فراست صادقه بهره علیا داشت در ۱۲۹۵ حج و زیارت حرمین محترمین شتافت
و سلخ ذی القعده ۱۲۹۷ بجوار رحمت جا یافت قدس الله سره و از فضائل او برخی از ترجمهٔ جمیله
و تذکرهٔ جلیله اش در بامن کتاب مستطاب جواهر البیان فی اسرار الارکان که یکی از تصانیف
شریفهٔ آن رفیع المکان است یاد کرده ام و انجا چند تاریخ ولادت و وفات آن عالی صفات
نیز آورده و باشد که اگر خداے خواهد ترجمهٔ مفصله بر نگارم و بالله التوفیق۔

اشتہار

یہ کتاب لاجواب ہدایة البریہ الی الشریعة الاحمدیہ جسکی خوبی مضامین و کمہنی سے تعلق رکھتی ہے
اور اجمالی کیفیت ملاحظہ فہرست سے واضح ہو سکتی ہے کتاب نہین ایک روحانی گنجینہ ہے جسمین
عقائد و حدیث و فقہ و وعظ و تصوف کے دریاؤنکو جمع فرمایا ہے اللہ تعالی حضرت مصنف کو جزاے خیر
کرامت فرمائے رفاہ طالبین کے لیئے اسکی قیمت ۳؍ اور ۱۰۰ جلد کے خریدار کو تخفیف
ایک آنہ کی رکھی گئی ہے جن صاحب کو درکار ہو اس مطبع مین بندہ مشتہر یا بریلی محلہ سوداگران مین
مولوی حسن رضا خان سلمہ الرحمن سے منگالین والسلام۔

المشتہر

بندہ فرید حسین منیجر مطبع صبح صادق سیتاپور غفر لہ المولی الغفور